

ڈپلومہ ان ایجوکیشن

تدریس اردو

یونٹ 1 تا 9

کوڈ نمبر 1659



علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

2002ء

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

ایڈیشن اول	2002ء
اشاعت اول	2002ء
تعداد	5000
قیمت	55/- روپے
کمپوزنگ	محمود برادرز پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی
طابع	محمود برادرز پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی
ناشر	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
پروف ریڈنگ	ایم ایس حاجی

کورس ٹیم

چیرمین:

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال

مصنفین:

مس نوید سلطانہ
پروفیسر نسreen زہرا
سید اعجاز حسین شاہ
ایس ایم شاہد

نظر ثانی مع ترمیم و اضافہ:

ڈاکٹر عطش درانی

ڈیزائنر۔

اعجاز احمد

کورس رابطہ کار

مس نوید سلطانہ

تدوین

عنبرین اعجاز

2
3
4
5

7
8
9

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	یونٹ نمبر
7	پیش لفظ	
9	کورس کا تعارف	
11	اردو زبان کی اہمیت اور ضرورت	یونٹ 1-
55	اردو زبان کی تدریس	یونٹ 2-
85	اردو پڑھنا سکھانا	یونٹ 3-
107	اردو لکھنا سکھانا	یونٹ 4-
129	اردو سننا اور بولنا سکھانا	یونٹ 5-
149	تدریس اردو کے طریقے	یونٹ 6-
191	سمعی و بصری اعانات	یونٹ 7-
217	ستھی خاکے	یونٹ 8-
245	جائزہ اور امتحان	یونٹ 9-

پیش لفظ

اردو زبان مختلف ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد آج اس قابل ہو چکی ہے کہ اسے پاکستان کی قومی زبان تسلیم کر لیا جائے اور تعلیم و تدریس کے تمام کام اسی کے ذریعے انجام دیئے جائیں۔ اس میں وہ تمام صلاحیتیں پیدا ہو چکی ہیں جو کسی زبان کے علمی و ادبی زبان ہونے کے لئے ناگزیر ہیں۔ اس میں ادبی و علمی تصانیف کی تعداد بھی دنیا کی دیگر ترقی یافتہ زبانوں کے مقابلے میں کچھ کم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مختلف علوم و فنون کی اصطلاحی گھٹیاں سلجھانے کی اہلیت بھی پیدا ہو چکی ہے۔

زبان جو قومی عظمت کی علامت سمجھی جاتی ہے وہ صرف چند صوتی کلمات کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ قوم کی تاریخ، ثقافت اور مذہب سے اس کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ گویا زبان ثقافت کی ترجمان ہے۔ اس کا مزاج ثقافت کے مزاج سے ہی بنتا ہے۔ پاکستان میں ہم لوگ اسلامی معاشرے کے قیام کی طرح اردو کو بھی قومی زبان کا درجہ دینے کے متنبی ہیں۔ آج لوگوں کے ذہن متحرک ہو چکے ہیں، تعلیم و تدریس کے طریقے میں بھی وسعت آگئی ہے لہذا یہ حقیقت بھی عیاں ہو چکی ہے کہ دور حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کو سامنے رکھ کر تعلیمی اداروں میں درس و تدریس کے لئے کون سے طریقے متعین کئے جائیں، لسانی و ادبی موضوعات سے طلبہ کو کس طرح روشناس کرایا جائے اور کون کون سے ادبی و لسانی موضوعات سے انہیں متعارف کرانا ضروری ہے۔ یہ بہت ہی اہم کام ہے اور اسی کے پیش نظر ”ڈپلومہ ان ایجوکیشن“ کی سطح پر تدریس اردو کے اس کورس کو مرتب کیا گیا ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے اساتذہ کی تربیت کے سلسلے میں ڈپلومہ ان ایجوکیشن کا ایک پروگرام متعارف کرایا ہے جو تربیت اساتذہ کے دیگر پروگراموں کی طرح ان کی بہتر تربیت کر کے انہیں معاشرے کا معمار بنانے میں سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ ڈپلومہ ان ایجوکیشن کے سلسلے میں تدریس اردو کا یہ کورس ان تمام جملہ ضروریات کو پورا کرتا ہے جو تدریس کے شعبے میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ تدریس اردو سے وابستہ کہنہ مشق ماہرین نے اپنے طویل تجربے اور مشاہدے کی بدولت یہ کورس مرتب کر کے ایجوکیشن کے شعبے میں ڈپلومہ حاصل کرنے والوں کے لیے ایک نئی راہ متعین کر دی ہے۔ اس کورس کے مطالعے کے بعد اساتذہ اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تدریسی صلاحیتوں کے ذریعے ملک و قوم کی خدمت میں اہم کردار ادا کر سکیں گے۔

تدریس اردو کا یہ کورس جملہ امور کا احاطہ کرتا ہے۔ چنانچہ زیر تربیت اساتذہ جب عملی میدان میں قدم رکھیں گے تو انہیں کسی بھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے یہ کورس تیار کرنے میں بھرپور تعاون فرمایا اور قومی نوعیت کے اس اہم کام کو بہ احسن و خوبی انجام دیا۔ میں کورس ٹیم کے چیئرمین ڈاکٹر محمد ظفر اقبال کا بھی شکر گزار ہوں جن کی مسلسل محنت اور لگن کی بدولت علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ”ڈپلومہ ان ایجوکیشن“ پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں کورس کی رابطہ کارمس نوید سلطانہ، لیکچرار شعبہ تربیت اساتذہ کا بھی ممنون ہوں جن کی محنت اور کوشش سے یہ کورس پایہ تکمیل کو پہنچا۔

کوئی کام چاہے جس قدر اعلیٰ معیار کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے اس میں کہیں نہ کہیں کمی ضرور رہ جاتی ہے لہذا اس کورس کو پڑھنے والے تمام احباب سے میری درخواست ہے کہ وہ کتاب کے مطالعہ کے دوران جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا خامی محسوس کریں فوراً ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ان کوتاہیوں کو دور کیا جاسکے۔

پروفیسر ڈاکٹر سید الطاف حسین
وائس چانسلر

کورس کا تعارف

”لفظ“ انسان کے سماجی رشتے کا پہلا عمل ہے اس لئے ”زبان“ انسان کی سب سے اہم سماجی سرگرمی ہے۔ چونکہ زبان لفظوں کی ترتیب و تنظیم سے وجود میں آتی ہے اسلئے خود زبان بھی بنیادی طور پر ایک سماجی عمل ہے اور ہمیشہ سے سماجی عمل رہی ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ زبان سماجی عمل کے وجود میں اس کے مزاج میں اس کے خون میں شامل ہے اور یہی اس کا بنیادی رشتہ ہے۔ اسی رشتے کی وجہ سے ”زبان“ انسان کے سماجی رشتوں کا سب سے اہم مظہر بن کر قوم کی امتگوں کے اظہار کا سب سے بڑا وسیلہ بن جاتا ہے۔ انسانی زندگی اور معاشرے میں چونکہ لفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس لئے لفظ کے تعلق سے زبان کی اور زبان کے تعلق سے ادب کی بھی بنیادی اہمیت واضح ہے۔ وہ معاشرے جن کے ہاں اچھے اور صحت مند ادب کی تخلیق بند ہو جاتی ہے زوال پذیر ہو کر کسی دوسرے معاشرے میں جذب ہو جاتے ہیں۔

زبان جو قومی عظمت کی علامت سمجھی جاتی ہے اور قومی شخص کی بقا کا ذریعہ ہے۔ اسی سے ہی قومی مزاج بنتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر قوم اور زبان ہم معنی ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں جس زبان کی جڑیں پاکستانی ثقافت مسلم تاریخ اور دین میں زیادہ گہری ہیں وہ اردو ہے۔ اردو نظریہ پاکستان کی محرک ہے۔ گویا پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کی طرح ہم اردو کو بھی قومی زبان کے اصل مقام پر لاکھڑا کرنے کے متنی ہیں۔ اس مقصد کے لئے تعلیمی اداروں میں تعلیم و تعلم کے سلسلے میں اردو اور اس کی تدریس کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر ”ڈپلومہ ان ایجوکیشن“ پروگرام میں جو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے تربیت اساتذہ کے شعبہ کے توسط سے پہلی بار شروع کیا جا رہا ہے تدریس اردو کے کورس کو مرتب کیا گیا ہے جو لسانی و ادبی موضوعات کی درس و تدریس پر مبنی ہے۔ طلبہ کو ادبی و لسانی موضوعات سکھانے کے لیے تدریس اردو کے معلم کو لسانیات کے اصول و ضوابط سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے تاکہ وہ ادبی مضامین کی تدریس میں لسانی اصولوں کو مد نظر رکھ سکے لہذا قابل قدر اساتذہ میں زبان و ادب پر دسترس لسانیات کا وسیع علم اور ادبی و لسانی مسائل سے آگاہی ضروری ہے تاکہ وہ ہر قسم کے تعلیمی مسائل کے حل میں درس گاہ رفقاء کے ساتھ شریک ہو سکیں۔

اس اہم ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ”تدریس اردو“ کا ڈپلومہ ان ایجوکیشن سطح کا یہ کورس پیش کیا گیا

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
15	تعارف	
15	مقاصد	
17	زبان کی اہمیت اور ضرورت	1-
17	1.1- تمہید	
17	1.2- زبان کی اہمیت	
21	1.3- اہم نکات	
22	اردو زبان کی اہمیت اور ضرورت	2-
23	2.1- اردو بطور قومی زبان	
25	2.2- قومی اہمیت	
27	2.3- نظریاتی اہمیت	
29	2.4- اہم نکات	
31	اردو کی مذہبی اور تعلیمی حیثیت	3-
31	3.1- اردو کا مذہبی پس منظر	
34	3.2- تاریخی اور نظریاتی اہمیت	
35	3.3- اردو زبان کی تعلیمی اہمیت	
40	3.4- اہم نکات	
41	اردو زبان کی خصوصیات	4-
42	4.1- اردو ایک مکمل زبان	
42	4.2- اردو ایک پیوندی زبان	

42	اردو زبان پر دوسری زبانوں کا اثر	4.3
43	اردو آسان اور عام فہم زبان	4.4
44	اردو پاکستان کی قومی زبان	4.5
44	اردو بین الصوبائی اتحاد کی علامت	4.6
45	اردو ذریعہ تعلیم کی زبان	4.7
45	اردو بطور سرکاری زبان	4.8
46	اہم نکات	4.9
47	اردو زبان کی وسعت	5-5
47	معاشرتی پہلو	5.1
48	سیاسی پہلو	5.2
48	معاشی پہلو	5.3
48	علمی و ادبی پہلو	5.4
49	ثقافتی پہلو	5.5
49	مذہبی اور روحانی پہلو	5.6
49	علمی و سائنسی پہلو	5.7
50	صحافتی پہلو	5.8
50	اہم نکات	5.9
52	خود آزمائی	
54	جوابات	6-
54	کتابیات	7-

تعارف

پاکستان میں اردو زبان کی اہمیت کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں میں اسی زبان کے ذریعہ سیاسی شعور بیدار کیا گیا، ان میں اتحاد و یگانگت پیدا کی گئی، انہیں ہندوؤں سے الگ ایک قوم ہونے کا احساس دلایا گیا اور ایک علیحدہ اسلامی ریاست (پاکستان) کے قیام کی آرزو ان میں بیدار کی گئی۔ اردو زبان پاکستان کی دوسری علاقائی زبانوں کے مقابلے میں چونکہ آسان، عام فہم اور ہمہ گیر ہے اسی لیے یہ زبان مسلم قائدین کے افکار و خیالات کے اظہار کا ایک مؤثر ذریعہ بنی۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس زبان کو پاکستان کی قومی زبان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ لہذا ملکی اور قومی زبان کی اہمیت اس بات کی متقاضی ہے کہ ملک کے درونی روابط میں، کاروبار میں، سیاست میں، سرکاری دفاتر میں، مراسلت میں، تعلیم میں اور نجی معاملات میں اردو زبان استعمال میں لائی جائے۔ چنانچہ زیر نظر یونٹ میں اردو زبان کی اہمیت و ضرورت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ اردو زبان کی ان خصوصیات کو نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی وجہ سے زبان ذریعہ تعلیم بننے اور سرکاری زبان کہلانے کی مستحق ہے۔ نیز اس یونٹ میں اردو زبان کی وسعت اور دائرہ اثر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ مسلم تہذیب کا یہ عظیم سرمایہ ہماری زندگی کے کون کون سے شعبوں میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

مقاصد

- 1- عزیز طلبہ! ہمیں امید ہے اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ زبان اور خصوصاً اردو زبان کی اہمیت اور ضرورت کی وضاحت کر سکیں۔
- 2- قومی، مذہبی اور تعلیمی حوالے سے اردو زبان کی افادیت اور خدمات پر تبصرہ کر سکیں۔
- 3- اردو زبان کی چیدہ چیدہ خصوصیات پر تبصرہ کر سکیں۔
- 4- اردو زبان کی وسعت اور ثروت مندی کا درست جائزہ لے سکیں۔

1- زبان کی اہمیت اور ضرورت

1.1 تمہید

زبان ہی دراصل انسان اور حیوان میں امتیاز پیدا کرتی ہے۔ اسی امتیاز کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ انسان جس ماحول میں رہتا ہے اسے اپنے قابو میں رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے ماحول میں دوسری مخلوقات اس کے مقابلے میں اپنی ضرورتیں پوری کرنے میں آزاد ہیں اور وہ مخلوقات علیحدہ علیحدہ رہ کر بھی اپنی ضروریات پورا کر سکتی ہیں۔ اس کے برعکس انسان ماحول پر تنہا قابو نہیں پاسکتا وہ طبعاً معاشرت پسند ہے اور اپنی زندگی گروہ میں رہ کر گزارتا ہے۔ ساتھ اسے شعور اور عقل کی صلاحیت بھی عطا کی گئی ہے۔ قدرت نے اسے سوچنے سمجھنے، تخیل اور ایجاد کی لیاقت عطا کی ہے۔ یہی اوصاف اسے جانوروں سے ممتاز حیثیت بخشتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان تمام میں زبان کا کردار نہایت اہم ہے اور اسی کی بدولت کاروبار معاشرت، تمدن، ثقافت، ترقی، تہذیب جاری و ساری ہے۔

موجودہ صورتحال میں انسان ایک مخصوص ماحول میں زندگی گزار رہا ہے یہ ماحول اپنی دو حیثیتیں رکھتا ہے ایک طرف تو وہ طبعی ماحول ہے جس پر وہ قدرت حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسری طرف وہ غیر طبعی ماحول ہے جس میں افراد کے روابط، رشتے، تعلقات، اقدار، مہارتیں، روایات، عقائد، افکار اور ادارے استحکام پاتے ہیں جن کی بدولت وہ خود کو اسی ثقافتی ماحول میں جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اسے علوم، رویوں اور مہارتوں کی ضرورت پیش آتی ہے زبان ہی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پورے ماحول پر قدرت حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

1.2 زبان کی اہمیت

”زبان“ انسان کی امتیازی خصوصیت ہے یہ اس کی ذہنی ترقی کا وسیلہ اور اعلیٰ و ارفع صلاحیتوں کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس سے انسان کی شخصیت میں توازن عمل میں ترتیب اور خیالات و تصورات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اگر زبان کی نشوونما کی طرف توجہ نہ دی جائے تو خیالات میں وسعت بھی پیدا نہ ہوگی۔ انسان نے اپنے لیے ایک

ماحول ترتیب دے رکھا ہے۔ اپنے ماحول میں زندگی گزارنے کے لیے ہمیں زبان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم درج ذیل عنوانات کے تحت قدرے تفصیل سے زبان کی اہمیت کا جائزہ لیں گے۔

1.2.1 ابلاغ۔ بنیادی ضرورت

انسان فطری طور پر اجتماعیت پسند ہے۔ وہ تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ یہ اجتماعیت زبان کے بغیر ناممکن ہے۔ ابلاغ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ہم ایک دوسرے سے خیالات، تفکرات اور مسائل پر بات کرتے ہیں۔ آپس کے معاملات میں ہمیں زبان کا سہارا لینا ہوتا ہے۔ زبان کے ذریعے ہی ہم اپنی بات سمجھاتے ہیں اور دیگر افراد کے خیالات و افکار کو سمجھتے ہیں کہ اپنے مافی الضمیر کو دوسرے افراد تک پہنچانے کے لیے جو بھی وسیلہ اختیار کیا جائے وہ زبان ہی کہلائے گا۔ افہام و تفہیم کے لیے یہی مناسب اور موزوں ترین ذریعہ ہے جوں جوں ہماری تہذیب میں پیچیدگی پیدا ہوتی جاتی ہے ہمیں اظہار و ابلاغ کے لیے زبان میں وسعت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ زبان کے بغیر ایک معاشرے کے افراد میں بھی رابطہ ممکن نہیں۔ ہماری معاشرتی زندگی زبان کی مرہون منت ہے۔ زبان کے بغیر معاشرے میں ربط و اتحاد ممکن نہیں ہے۔

1.2.2 وسیلہ فکر

زبان کے ذریعہ انسان اپنے خیالات میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے اور افکار و نظریات کو مربوط انداز میں پیش کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر زبان وسیلہ نہ ہو تو افکار و خیالات منتشر ہو کر رہ جائیں۔ یوں تو انسان ہر وقت سوچتا ہے کچھ فیصلے کرتا رہتا ہے اور پھر ان فیصلوں پر عمل پیرا بھی ہوتا ہے لیکن غور کرنے پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ زبان ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو ہمیں سوچنے کے لیے چند بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ گو کہ انسان ابتداء میں اپنے ذہن میں کچھ تصویریں ابھارتا ہے، ان تصاویر میں رابطہ قائم کرتا ہے، اشیاء کو اپنے حواس کے ذریعے سمجھتا ہے لیکن اس کی سوچ کی یہ مقرونی کیفیت ہوگی۔ ان میں علت و معلول کے رشتے، افعال و اعمال اور تصویر و تجرید کے لیے مجرد خیالات کی ضرورت پیش آتی ہے۔ زبان اس تخیل میں اسے مدد فراہم کرتی ہے۔ سوچ اور تخیل کے لیے اشارات ضروری ہیں جس کے بغیر کسی شخص کی سوچ میں استحکام پیدا نہیں ہوتا۔ زبان اس سوچ میں استحکام پیدا کرتی ہے اسی وسیلہ سے وہ اپنی سوچ میں ترتیب و تنظیم قائم کرتا ہے۔ لہذا زبان وسیلہ فکر کا کردار بھی انجام دیتی ہے کیونکہ ذہنی

بالیدگی میں بھی زبان ایک نمایاں کام سرانجام دیتی ہے۔ کسی شخص کو زبان پر جتنا عبور حاصل ہوگا وہ ذہنی طور پر اتنا ہی بلند ہوگا۔ وہ زندگی کے کسی مسئلے پر غور و فکر کرے گا، زبان اس کا ساتھ دے گی اور نئے علوم اس پر اجاگر ہوتے چلے جائیں گے۔

1.2.3 انتقال ثقافت

اسلاف کے علوم و فنون کے ذخیرے، زبان کے ذریعے ہم تک پہنچتے ہیں۔ سائنس دانوں کی دریافت، محققوں کی تحقیق، ریاضی دانوں کے حسابی کپے، ادیبوں اور شاعروں کے شہ پارے، مذہب کی تعلیمات، طبیبوں کے نسخے، سب کچھ زبان کے ذریعے ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتے ہیں۔ زبان علوم و فنون کی تخلیق و توسیع کی ضمانت دیتی ہے اگر زبان نہ ہو تو علم کے یہ سوتے خشک ہو جائیں اور انسانی ذہن کی ترقی رک جائے۔ زبان کسی قوم کی تہذیب کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے ان کے جو رویے، اقدار، روایات اور ادارے ہیں یا انہوں نے زندگی کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اپنی فکر کے ذریعے علوم کو جس بلندی تک پہنچایا ہے جو طریقے اور مہارتیں اختیار کی ہیں، وہ نئی نسل تک منتقل ہوں۔ نئی نسل بھی پرانی نسل کے تجربات، احساسات، اور مصارف سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ یہی چیزیں یا تجربات اس قوم کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ انہیں ثقافتی ورثہ کہتے ہیں اور ثقافتی سرمایہ کا یہ انتقال بلاشبہ زبان ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

1.2.4 معاشرتی ضروریات، روابط اور استحکام

انسان اپنے روزمرہ کے کاموں میں ہر لمحہ زبان کا محتاج رہتا ہے۔ کاروبار زندگی ہو یا اجتماعی تفریحات، بے تکلف نجی گفتگو ہو یا مراسلہ نگاری، ہر جگہ زبان کی ضرورت مسلم ہے۔ زبان کے بغیر کاروبار زندگی کا چلانا ممکن نہیں۔ معاشرتی روابط کے لیے ضروری ہے کہ افراد ایک دوسرے کے دکھ درد کا احساس کریں، ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھیں، محبت و خلوص کا اظہار کریں۔ ضرورتوں کا وقوف حاصل کریں، لین دین کی کیفیت کا ادراک کریں، اس قسم کی تمام ضرورتوں کے لیے زبان کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ خوشی ہو یا غم اس کا اظہار زبان کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔ زبان پر عبور افراد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ شگفتہ، شائستہ اور پر لطف انداز میں ایک دوسرے کے خیالات کا وقوف حاصل کر لیتے ہیں۔ زبان انہیں قریب لاتی ہے۔ ان کے روابط میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ محبت خلوص اور

ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ زبان سے روابط کی نشوونما ہوتی ہے اور اس کے ذریعے تعلقات بنتے بھی ہیں اور بگڑتے بھی۔

1.2.5 قومی اتحاد اور یکجہتی

قوم میں یک جہتی اور اتحاد کے لیے دوسرے عناصر کے ساتھ زبان بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جس طرح معاشرتی طور پر ایک علاقہ میں رہنے والے افراد ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں اسی طرح کسی قوم کے مختلف علاقوں کے رہنے والے افراد میں یکجہت اور اتحاد پیدا کرنے میں زبان بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ بات ہمارے ملک کے لیے اور بھی اہم ہے کیونکہ پاکستان میں رہنے والے افراد کی زبانیں علاقائی طور پر مختلف ہیں اردو زبان ہی ایک ایسا وسیلہ ہے جو ان تمام لوگوں کو قریب لانے کا باعث ہے۔ جس ملک کی زبان ایک ہوگی وہ افراد قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں گے جس کے نتیجے میں قومی اتحاد اور ملکی یک جہتی عمل میں آئے گی لہذا ملکی نظم و نسق مشترکہ نظام اور سیاسی یک جہتی کے لیے زبان کی ضرورت و اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

زبان چند مزید ضرورتیں پورا کرنے کا سبب ہے مثلاً

- 1- یہ تعلیم و تعلم کی راہیں کھولتی ہے اور تعلیم کے عمل کو مدد فراہم کرتی ہے۔ اسی کے ذریعے ہم اپنے بچوں کی ذہانت اور علمی لیاقت کو بہترین نشوونما فراہم کر سکتے ہیں۔
- 2- زبان ہی سے حیات انسانی میں رنگینی ہے۔ زندگی کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے انسان روزمرہ کے معمولات و مشاغل میں پھنس کر رہ گیا ہے مشینی دور نے انسان کو بھی مشین بنا کر رکھ دیا ہے۔ ایسے تھکا دینے والے حالات میں کسی زبان کا ادب وہ مسرت فراہم کرتا ہے جس کے تصور سے ہی انسان خوش ہو جاتا ہے۔ زبان کے بغیر ادب کی تخلیق ممکن نہیں۔
- 3- ہر انسان کو ضروریات زندگی پورا کرنے کے لیے کسی نہ کسی ذریعہ معاش کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ تجارت ہو یا ملازمت، زراعت ہو یا صنعت و حرفت یا کوئی اور ذریعہ معاش ہر حال میں اس کی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے زبان کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان زبان کے بغیر روزی نہیں کما سکتا۔ لین دین اور حساب کتاب کے لیے زبان کا ہونا اشد ضروری ہے۔
- 4- سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے انسان زمین اور اس کے مظاہر پر گرفت حاصل کر چکا ہے۔ اس کے قدم

چاند تک بھی جا پہنچے ہیں۔ مختلف ایجادات اور ان کے استعمال سے انسان نے اپنی زندگی کو آرام دہ بنالیا ہے لیکن سائنسی معلومات کا حاصل کرنا اور اس کی تعلیم دینا زبان کے بغیر ناممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زبان کے بغیر سائنس کے میدان میں ترقی اور اس کے حصول کی خواہش بھی عبث ہے۔

5۔ زبان کے ذریعے انسان میں ذوق سلیم پیدا ہوتا ہے اور وہ نیک و بد اور حسین و قبیح میں تمیز کرنا سیکھتا ہے۔ زبان اپنے ادبی شہ پاروں کے ذریعے انسان کو حسین و جمیل تصورات، پاکیزہ خیالات اور صحت مند افکار و نظریات سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ اس کے خیال میں رفعت اور شائستگی پیدا کرتی ہے۔ کسی قوم کی تہذیب و تمدن اور اس کے ادب عالیہ کا کمال یہی ہے کہ اس معاشرے میں پرورش پانے والے لوگ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں۔

6۔ انسان کی معلومات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ انسانی اذہان ان معلومات کو محفوظ کرتے ہیں اور علم کے ان ذخائر کو نئی ترتیب دے کر نئے انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس نئی پیشکش کا ذریعہ اظہار زبان بنتی ہے اور ذہنی عمل سے نئے نئے خیالات پروان چڑھتے ہیں، نئی نئی ایجادات منظر عام پر آتی ہیں اور انسانی ذہن کی رسائی وہاں تک ہو جاتی ہے جہاں تک زبان کے بغیر پہنچنا ناممکن نظر آتا ہے۔

7۔ انسان کی زندگی زبان کے گرد گھومتی ہے۔ رنج ہو یا راحت، رزم ہو یا بزم، صبح ہو یا شام، ہر موقع پر زبان انسان کا ایک موثر آلہ ہے۔ زبان ہی خوشی اور غم کے موقع پر اظہار کا ذریعہ بنتی ہے۔ اگر زبان نہ ہو تو یہ دنیا گنبد بے صدا بن کر رہ جائے۔

درج بالا ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ زبان ہماری زندگی کا لازمی عنصر ہے۔ اس کے ذریعے انسانی معاشرے کا آپس میں رابطہ قائم ہے۔ زبان کے وسیلے سے انسانی ثقافت محفوظ ہے اور اگلی نسل تک منتقل ہوتی ہے۔ ہر زبان ہی جذبات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کے خیالات کو منظم کرتی ہے اور دوسروں تک پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔

1.3 اہم نکات

1۔ انسان طبعاً معاشرت پسند ہے۔ اس کی معاشرتی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے زبان اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زبان کے بغیر معاشرے میں ربط و اتحاد ممکن نہیں۔

- 2- زبان کے ذریعے انسان اپنے خیالات میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے اور افکار و نظریات کو مربوط انداز میں پیش کرنے کے قابل ہوتا ہے۔
- 3- کسی قوم کی تہذیب کی آئینہ دار اس کی زبان ہوتی ہے۔ کسی قوم کا ثقافتی سرمایہ کا انتقال اس کی آنے والی نسل تک صرف اور صرف زبان ہی کے ذریعے ممکن ہے۔
- 4- کسی بھی قوم میں یکجہتی اور اتحاد قائم رکھنے میں دوسرے عناصر کے ساتھ ساتھ زبان بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- 5- زبان انسان کی معاشی ضروریات پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ تجارت، لین دین اور حساب کتاب کے لیے زبان کا ہونا اشد ضروری ہے۔

2- اردو زبان کی اہمیت اور ضرورت

زبان بنیادی طور پر بول چال کا نام ہے۔ تاریخی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے انسان نے آوازوں کے ذریعے اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی کوشش کی۔ ان آوازوں کے وسیلہ سے اس نے اپنی بات دوسروں کو سمجھائی، لکھنے یا تحریر کرنے کا مرحلہ بہت بعد میں آیا۔ کسی بھی زبان کو مختلف طریقوں سے دوسروں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ ان میں اس زبان کی بول چال سب سے پہلے نمبر پر آتی ہے۔ پڑھنا لکھنا بھی اس وقت تک صحیح طور پر نہیں سیکھا جاسکتا جب تک زبان کی آوازیں معلوم نہ ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ آوازیں ہی لفظ یا حرف کے صحیح مفہوم ادا کرتی ہیں۔ ہم اگر اپنے معاشرے میں لسانی مہارتوں کے بارے میں تحقیق کریں تو عیاں ہوگا کہ زبان کے لحاظ سے اکثر وقت بولنے میں صرف ہوتا ہے۔ زبان کے اظہار کا دوسرا اہم طریقہ تحریر کا ہے کسی بھی زبان کے ابلاغ کا ایک سیدھا سادا انداز تحریر ہے۔ جس میں ہم حقائق، معارف، معلومات، تاثرات، احساسات اور جذبات وغیرہ کو وزن اور بحر کا خیال رکھے بغیر مناسب تحریری طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

دنیا کی زندہ زبانوں کی طرح اردو بھی اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی آج اقوام عالم میں ایک زندہ زبان کی حیثیت سے خود کو منوا چکی ہے۔ اردو زبان کی ابتدا اور ارتقاء کے بارے میں ماہرین لسانیات نے مختلف

نظریات پیش کیے ہیں۔ مسلمانوں کی ساختہ و پرداختہ زبان سمجھ کر کوئی اسے عہد شاہ جہانی کی پیداوار بتاتا ہے تو کوئی اس زبان کی قدامت کی وجہ سے اس کا رشتہ محمود غزنوی کی فتوحات پنجاب سے جوڑتا ہے اور کوئی محمد بن قاسم کی فتوحات سندھ سے اس کی ولایت دکھاتا ہے۔ مختصر یہ کہ اردو زبان کو برصغیر میں مسلم عہد حکمرانی کی عظیم یادگار سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان حکمرانوں، علماء اور صوفیاء نے ہمیشہ اس زبان کی سرپرستی اور آبیاری کی ہے۔ بلاشبہ اردو زبان کی تشکیل و تعمیر میں مسلمانوں کے فکری اور تخلیقی کمالات اور ادب کا گراں بہا سرمایہ ہیں۔

اردو ادب کا بہترین تہذیبی و ثقافتی ورثہ جو آج بھی ذہنوں کو منور اور نگاہوں کو روشن کیے ہوئے ہے مسلمانوں کی ذہنی اور فکری کاوشوں کا مظہر ہے۔ یہ بات قابل فخر ہے کہ اردو زبان غیر معمولی ثقافتی ورثے کی مالک ہے۔ ذیل میں آپ اردو زبان کی اہمیت و ضرورت کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

2.1 اردو بطور قومی زبان

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ پاکستان میں اردو کے علاوہ پنجابی، سرائیکی، سندھی، بلوچی، پشتو اور براہوی وغیرہ بولی جاتی ہیں۔ یہ تمام زبانیں اپنا اپنا ادبی اور ثقافتی سرمایہ رکھتی ہیں ان کی اپنی انفرادی اور علاقائی اہمیت ہے۔ لیکن دوسری زبانوں کے علاقے میں جا کر یہ زبانیں بے اثر ہو جاتی ہیں۔ اردو چونکہ ملک گیر زبان ہے اور ہر صوبے میں سمجھی، بولی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے اسی لیے قائد اعظمؒ نے اس زبان کو پاکستان کی قومی اور دفتری زبان قرار دیا۔ قائدؒ کے اس اعلان سے اردو زبان کی اہمیت و عظمت اور بھی بڑھ گئی۔ ملکی اور قومی زبان کی حیثیت اس بات کی متقاضی ہے کہ ملک کے درونی روابط میں، کاروبار میں، سیاست میں، سرکاری دفاتر میں، مراسلت میں، تعلیم میں اور نجی معاملات میں اردو زبان استعمال میں آئے اور اسے وہ حیثیت حاصل ہو جو اب سے پہلے اقتدار فرنگی کی غلامی میں انگریزی کو حاصل رہی تاکہ ملکی آزادی کے ساتھ ساتھ اس ملک کے باشندوں کو اس گرفت سے بھی نجات نصیب ہو جو غیر زبان کے حکمرانہ رواج کے باعث غلاموں کے ذہن اور روح کو دبائے رکھتی تھی۔ یہ نئی حیثیت صرف جذباتی رو کا نتیجہ نہیں بلکہ حقیقت میں اردو تو اس حیثیت کی صرف پاکستان میں ہی حقدار نہیں بلکہ اس سے پہلے قبل از تقسیم ہند بھی اس کی اہل تھی۔ بلاشبہ دین اسلام نے برصغیر کی ملت مسلمہ کو متحد کر کے قیام پاکستان کے لیے قوت عطا کی لیکن عام آدمی کو اس قوت کا ادراک صرف اور صرف اردو زبان ہی کے حوالے سے ممکن ہوا۔ اب آپ پاکستان کی قومی زبان کی حیثیت سے اردو زبان کا مختصر جائزہ لیں گے۔

2.1.1 امتیازی قومی حیثیت

قومی زبان کے ذریعے قوم کے افراد میں محبت و اخوت اور اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ہم وطنوں کے افکار میں آزادی اور کردار میں بلندی اور یک رنگی پیدا ہوتی ہے۔ قومی زبان ہی سے کسی قوم کی ثقافت اور تہذیب و تمدن کا پتہ چلتا ہے۔ اقوام عالم میں کسی قوم کی شناخت قومی زبان ہی سے ہوتی ہے۔ زبان ہی اپنی قوم کی امتیازی حیثیت کو نمایاں کرتی ہے۔ بلاشبہ اردو زبان پاکستانی قوم کی شناخت ہے۔

پاکستان کا ملکی استحکام اس بات کا متقاضی ہے کہ دنیا کے ممالک میں اردو زبان کا امتیاز برقرار رہے۔ اس کی درونی معاشرت و مدنیت کے روابط مستحکم ہوں افراد کے روزمرہ کام نوشت و خواندہ، تحریر و تقریر، خط و کتابت وغیرہ کو فروغ ملے اور مضبوط ربط قائم ہو۔ اس ملک کا ہر فرد ہر جگہ ملازمت، تجارت، صنعت و حرفت اور علمی مشاغل وغیرہ آسانی سے سرانجام دے سکے۔ اس سے افراد کے افکار اور تجربات زندگی کی تنظیم و حفاظت ہو سکے۔ علوم و فنون پنپ سکیں اور ان سے استفادہ کیا جاسکے۔ علمی میراث منضبط ہو اور محفوظ طور پر وارثوں تک پہنچتی چلی جائے۔ صحیح طور پر افراد کی ذہنی تربیت ہو ان کا ذہن چمکے، ان میں جمالیاتی احساس پیدا ہو اور ان کا ذہن ایسا منظم ہو کہ وہ صحیح ذہنی کارنامے سرانجام دے سکیں۔ یہ تمام باتیں ایک ایسی زبان سے پوری ہو سکتی ہیں جو پورے ملک میں مشترک طور پر سمجھی اور بولی جاسکے۔ ورنہ متفرق زبانوں کے استعمال سے تفریق لازم آئے گی اور اس سے ملک کا شیرازہ بکھر جائے گا جو ملک کی ہستی اور آزادی کے لیے مہلک چیز ثابت ہوگی۔ پاکستان کے طول و عرض میں اردو ہی ایک ایسی زبان ہے جو ہر جگہ بولی اور آسانی سمجھی جاتی ہے۔ اردو زبان اپنے اندر اتنی اہلیت رکھتی ہے کہ پاکستان کے ملکی استحکام کے مذکورہ بالا تمام تقاضے پورے کر سکے۔

2.1.2 سیاسی استحکام اور اردو زبان

کسی ملک و قوم میں ربط و ضبط، اتحاد و یگانگت اور قومی شیرازہ بندی کے لیے کسی ایسی زبان کی ضرورت ہوتی ہے جو ملک گیر ہو اور ملک کے ہر حصے میں بولی اور سمجھی جاتی ہو۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی اردو کو اپنی پہچان کے حوالے سے ایک نمایاں حیثیت اور اہمیت حاصل تھی۔ تحریک پاکستان کے دوران مسلم قائدین نے اسی زبان میں تقریریں کیں اور برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کیا۔ آج بھی پاکستان کے مختلف صوبوں کے رہنے والوں میں براہ راست تبادلہ خیال صرف اسی زبان کے ذریعے ممکن ہے۔ کاروباری روابط ہوں یا سیاسی اتحاد، قائدین ہوں یا

کارکن، خواص ہوں یا عوام، ملک گیر مقاصد صرف اسی زبان کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس زبان کے ذریعے ہمارے قائدین اپنے خیالات و نظریات ساری قوم تک پہنچا سکتے ہیں۔ صرف یہی زبان مختلف صوبوں کے افراد کے درمیان باہمی تعلقات کے فروغ کا ذریعہ ہے جو ان میں اخوت و محبت کے جذبات ابھار سکتی ہے۔ بلاشبہ اردو ہی وہ زبان ہے جس کے ذریعے پاکستان کے اپنے ملکی اتحاد کے علاوہ وہ ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں جو اس ملک کے مختلف حصوں کے باسیوں کے باہم روابط اور کاروبار کے سلسلے میں پیش آتی ہیں۔ یہ ضرورتیں سیاسی نقطہ نگاہ سے بہت اہم ہیں۔ ملکی سیاست کا ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ ملک کے باشندے اپنے حکمرانوں کے ان خیالات اور نظریات سے واقف ہوں جو وہ ملک کی بہتری کے لیے مد نظر رکھتے ہیں۔ اس قسم کے خیالات سے عوام کو آگاہ کرنے کی خاطر زبان جو اہم خدمت انجام دے سکتی ہے صرف اور صرف ملکی زبان ہی ہو سکتی ہے۔ رہبران ملت ہوں یا حکام وقت، ملک کے مختلف ان خیالات اور مختلف اللسان لوگوں کو صرف قومی زبان کے ذریعے ہی اپنے نقطہ نظر سے واقف اور اپنا ہم خیال بنا سکتے ہیں۔

اردو زبان کا پس منظر بھی سیاسی ہے۔ یہ برصغیر کی دو اہم قوموں کی یادگار ہے۔ ان میں سے ایک قوم (مسلمانوں) نے اسے اپنا یا فروغ دیا مگر دوسری قوم (ہندوؤں) نے اس سے بے وفائی کی اور اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کے ناکام منصوبے بنائے لہذا یہ زبان پاکستانیوں کے لیے سیاسی فتح کی یادگار سمجھی جاتی ہے اور اس کی حفاظت ایک اہم ذمہ داری ہے۔

2.2 قومی اہمیت

کسی قوم کی زندگی من حیث القوم پانچ عناصر پر موقوف ہوتی ہے۔

2.2.1 قوم کا اتحاد

افراد قوم کا اتحاد قومی افکار و کردار میں آزادی، قومی امتیاز، قومی تہذیب و تمدن اور قومی ترقی ان چیزوں کا اہم حربہ یا مدار قومی زبان ہے۔

قومی زبان سے قوم کے افراد میں اتحاد پیدا ہوتا ہے اور قائم رہتا ہے۔ قومی زبان ہی سے قومی افکار و کردار کی آزادی استوار ہوتی ہے۔ قومی زبان ہی سے اقوام عالم میں قوم کا امتیاز قائم ہوتا ہے قومی زبان ہی سے

کسی قوم کی تہذیب و تمدن اور ثقافت کا پتہ چلتا ہے اور قومی زبان ہی کے باعث اور اسی کے ذریعے قوم ترقی کے مدارج و منازل طے کرتی ہے کسی قوم کا ذہنی، تہذیبی، ثقافتی، علمی، معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی معیار جانچنا مقصود ہو تو نقاد و مبصر کی نگاہ تنقید اس کی قومی زبان پر ہی پڑتی ہے۔ پاکستان میں قوم کے افراد کا اتحاد مقصد اولین ہے۔ یہ حقیقت سب پر واضح ہے کہ اس ملک کے مختلف خطوں میں مختلف اللسان لوگ بستے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کا سب سے پہلا حربہ وہ مشترک زبان ہے جسے سب سمجھتے اور بولتے ہوں۔ پاکستان کے سلسلے میں اردو ایسی زبان ہے جس سے پاکستانی قوم کا اتحاد قائم رہ سکتا ہے اور رہے گا۔

2.2.2 قومی افکار و کردار میں آزادی

قومی زندگی کا دوسرا اہم عنصر اس کی اپنی آزادی کا قیام اور بقا ہے۔ سب سے بڑی کٹھن اور کڑی غلامی ذہنی غلامی ہوتی ہے۔ جو قوم غیر زبان میں سوچتی، لکھتی پڑھتی اور بولتی ہے وہ غیر تہذیب کے فقط اثرات قبول کرتی ہے اور ان کو اپناتی ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو رفتہ رفتہ فانی الخیر کر دیتی ہے۔ یہ اس کی اپنی شکست اور غیر کی فتح ہے۔ آزادی پسند قوموں کے لیے یہ خطرناک بھنور ہے۔ اس خطرناک بھنور سے بچنے کے لیے قوم کی اپنی قومی زبان آڑے آتی ہے جو عاقبت اندیش قوم اپنی زبان میں سوچتی، لکھتی پڑھتی اور بولتی ہے وہ اپنی تہذیب کا امتیاز قائم کر کے اس کی خوبیوں کو درخشاں کر دیتی ہے۔ اس طرح وہ دنیا بھر کی اقوام میں امتیاز قائم کر کے کسی دوسری قوم میں مدغم نہیں ہوتی۔ پاکستانی قوم کو اپنی آزادی کے حصول کے بعد اپنی ذہنی اور لسانی آزادی کو بھی برقرار رکھنے کی سر توڑ کوشش کرنا ہے۔ آزادی کی خاطر اسے اپنے ذہن پر غیر کی عائد کردہ پابندیاں مٹانی ہیں۔ اپنی قومی زبان کو اپنے فکر و عمل کا آلہ کار بنانا ہے اور بحیثیت قوم ایک اجتماعی سوچ بیدار کرنی ہے۔

2.2.3 قومی امتیاز

قومی امتیاز کسی بھی آزاد قوم کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ اس امتیاز کی علمبردار قومی زبان ہوتی ہے۔ زندہ قوموں کی اپنی زبانیں دوسری قوموں پر غالب ہوا کرتی ہیں۔ وہ قوم مردہ ہوتی ہے جو کسی دوسری قوم کی زبان کی مغلوب ہو۔ اگر ہم اپنے خیالات کے اظہار و اخذ کا ذریعہ غیر کی زبان بنائیں گے تو اس میں ہمیں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قومی ضرورتوں کی خاطر قومی زبان کو آلہ اظہار و اخذ بنانا ناگزیر ہے۔ اسی سے قوموں کی قطار میں امتیازی

مقام حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اقوام عالم میں پاکستان کو اپنی قومی زبان کے باعث بھی ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ اردو زبان پاکستانی قوم کا طرہ امتیاز ہے۔ اس کی شان و شوکت کے آئینے میں پاکستان کی شان و شوکت جھلکتی ہے۔

2.2.4 قومی تہذیب و تمدن

کسی بھی قوم کی تہذیب و تمدن اور اس کی ثقافت اس کی قومی زبان کی آئینہ دار ہے۔ انگریزی زبان سے انگریز قوم کا معیار ثقافت اور تہذیب نمایاں ہوتا ہے نہ کہ کسی اور قوم کا۔ پاکستان کی تہذیب و ثقافت کا جائزہ قوم پاک کی قومی زبان سے لیا جائے گا نہ کہ انگریزی زبان سے۔ ہوشیار اور دور اندیش قومیں اپنی قومی زبان کو فروغ دینے میں اسی لیے کوشاں رہتی ہیں کیونکہ زبان ان کی تہذیب و ثقافت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اردو زبان کا لفظ لفظ اپنے ساتھ ہماری ملکی تہذیب و ثقافت کی داستان کا پس منظر لیے ہوئے ہے۔ اس زبان میں یہاں کی ادبی اور علمی تاریخ لکھی گئی ہے۔ اس زبان کی موجودہ حیثیت سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی قوم زبان اردو کے حوالے سے اپنی تہذیب و ثقافت کی منازل کہاں تک طے کر چکی ہے۔

2.2.5 قومی ترقی کا جائزہ

قومی ترقی کا جائزہ بھی قومی زبان سے ہی لیا جاتا ہے۔ قومی زبان جس قدر مہذب و وسیع ذخیرہ الفاظ کی مالک ہوگی اسی قدر قوم زیادہ ترقی یافتہ اور مہذب ہوگی۔ اس کے برعکس ذخیرہ الفاظ تہذیب اور لطافت میں زبان جتنی کم ترقی کرے گی اسی قدر وہ قوم کے کم مہذب اور پس ماندہ ہونے کی دلیل ہوگی۔ اردو زبان ماشاء اللہ ایک ایسے بلند معیار پر پہنچ چکی ہے کہ پاکستان اس پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ اس زبان کی روز افزوں ترقی پاکستان کے درخشندہ مستقبل کی آئینہ دار ہے۔ تہذیب و ثقافت اور ترقی کے مدارج طے کرنے میں اردو زبان اب اس منزل تک پہنچ چکی ہے کہ اب اسے دنیا کی مہذب ترین اقوام کی قومی زبانوں میں ممتاز مقام حاصل ہو گیا ہے۔ پاکستان اور پاکستانی قوم کے لیے اردو کو فروغ دینا اشد ضروری ہے کہ یہ قوم کی مجموعی ترقی کی عکاس ہے۔

2.3 نظریاتی اہمیت

اردو زبان بنیادی طور پر برصغیر پاک و ہند کی دواہم قوموں کی مخلوط تہذیب و تمدن کی آئینہ دار ہے چونکہ اس میں اسلامی تہذیب کا زیادہ حصہ ہے اس لیے یہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے خاصی توجہ کے قابل ہے۔ اس میں

ہمارے ماضی کی زریں داستان مرقوم و محفوظ ہے۔ اس زبان کی ترقی اور بلند معیاری خود اس بات کی شاہد ہے کہ برصغیر میں اسلامی تہذیب و ثقافت کو کیا گراں قدر حیثیت حاصل تھی۔ اس کی رفتار ترقی میں کس نوعیت کی تیزی تھی اور اس میں کس قسم کے امید افزاء عناصر موجود تھے جو قومی ترقی اور عروج کا پیش خیمہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کون سی دشواریاں تھیں جو فروغ اردو زبان کی راہ میں حائل تھیں جنہیں یہاں کی اسلامی ثقافت نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ عبور کیا۔ زبان اردو کے حوالے سے پاکستان کی یہ داستان بڑی اہمیت کی حامل ہے اور نظریہ پاکستان کو ایک بنیاد بھی فراہم کرتی ہے جس کا مضبوط ہونا دراصل پاکستانی قوم کا مضبوط ہونا ہے۔

2.3.1 سرکاری حیثیت

دور غلامی میں ہندوستان کی سرکاری زبان انگریزی تھی۔ تمام سرکاری مراسلے انگریزی زبان میں لکھے جاتے تھے لیکن پاکستان کی ملکی زبان بننے کے بعد اردو کے لیے حکومت پاکستان کا آلہ کار بننا لازمی امر ہے۔ دفاتر مراسلات سرکاری ملازمت وغیرہ کے سلسلے میں اس کی اہمیت ظاہر ہے اس کے لیے اردو ٹائپ اور اردو مختصر نویسی رائج ہو چکی ہے۔ چلی سطح کا دفتری عملہ انگریزی زبان کے مقابلے میں اس زبان میں بہتر انداز میں دفتری کاروبار چلا سکتا ہے۔ آج بیشتر دفاتروں میں چلی سطح پر اس سہولت کے پیش نظر اردو زبان میں ہی کام ہو رہا ہے لہذا ضروری ہے کہ دفتری عملہ اس میں ماہر ہو۔ مراسلات کا ذریعہ اردو ہونے پر مراسلات کا کام سرانجام دینے والوں کے لیے اردو میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے اور چونکہ سرکاری زبان کی حیثیت سے تمام قسم کے سرکاری اداروں، محکموں اور ان کے کاموں میں اردو کی ترویج لازمی ہے اس لیے سرکاری ملازمت کی خاطر اس کا سیکھنا ایک ناقابل انکار لازمہ ہے۔ چنانچہ سرکاری دفاتر، مراسلات اور ملازمتوں کے لیے تحریری اور بالمشافہ امتحانات میں اردو کو اہم مقام دینے کے بتدریج انتظامات ہو رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ قلیل مدت میں ہی اردو تمام اداروں میں سرایت کر جائے گی لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اونچی سطح پر انگریزی کے حق میں اردو کے خلاف جو تعصب مقتدر طبقے نے اپنے ذہنوں میں راسخ کر لیا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ انتظامی عدالتی اور معاشی غرضیکہ ہر شعبہ اور ہر سطح پر اردو کو دفتری زبان کے طور پر اپنانے کی ضرورت ہے۔

سرگرمی نمبر 1

اردو زبان سرکاری حیثیت سے کس طرح ہماری خدمت کر رہی ہے۔ اپنے گرد و نواح کے قصبوں اور شہروں میں موجود سرکاری دفاتر میں جا کر اس بات کا جائزہ لیجئے۔ اس ضمن میں ایک ہل اور جامع مضمون تحریر کیجئے۔

مختصر یہ کہ اقوام عالم میں کسی قوم کی شناخت قومی زبان ہی سے ہوتی ہے۔ اسی سے قوم کی امتیازی حیثیت کا پتا چلتا ہے۔ کسی قوم کی ترقی کا جائزہ بھی قومی زبان کی ترقی سے ہی لیا جاتا ہے۔ قومی زبان جس قدر وسیع مہذب اور ترقی یافتہ ہوگی اسی قدر وہ قوم ترقی یافتہ اور مہذب سمجھی جائے گی اور دوسری قوم کی ذہنی غلامی اور بالآخر سیاسی غلامی سے آزاد رہے گی۔ اردو زبان پاکستانی قوم کی شناخت ہے۔ قوموں کی برادری میں پاکستانی قوم کو اسی زبان کی وجہ سے امتیازی مقام حاصل ہے۔

2.4 اہم نکات

- 1- دنیا کی زندہ زبانوں کی طرح اردو بھی اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی آج اقوام عالم میں ایک زندہ زبان کی حیثیت منو چکی ہے۔
- 2- اردو زبان غیر معمولی ثقافتی ورثے کی مالک ہے اور مسلمانوں کی ذہنی اور فکری کاوشوں کی مظہر ہے۔
- 3- اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ یہ ایک ملک گیر زبان ہے اس لیے ملک کے اندر کاروبار، سیاست، سرکاری دفاتر اور مراسلات وغیرہ میں بھی یہی زبان بطور رابطہ استعمال کی جاتی ہے۔
- 4- قومی زبان کے ذریعے قوم کے افراد میں محبت و اخوت اور اتحاد و یکا نگت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔
- 5- ملک گیر سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں اردو زبان کو فروغ دیا جائے۔
- 6- ملکی سیاست کا ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ ملک کے باشندے اپنے حکمرانوں کے ان خیالات اور نظریات سے واقف ہوں جو وہ ملک کی بہتری کے لیے مد نظر رکھتے ہیں۔
- 7- قومی زبان سے قوم کے افراد میں اتحاد پیدا ہوتا ہے اور قائم رہتا ہے۔ قومی زبان ہی سے قومی افکار و کردار کی آزادی استوار ہوتی ہے اور اقوام عالم میں قوم کا امتیاز قائم ہوتا ہے۔

- 8- قوم میں اجتماعی سوچ بیدار کرنے کے لیے اور ذہن و عمل کی آزادی کے لیے قومی زبان میں سوچنا لکھنا اور بولنا ضروری ہے۔
- 9- قومی امتیاز بڑی چیز ہے اور اس امتیاز کی علمبردار قومی زبان ہوتی ہے۔ اسی زبان سے قوموں کی قطار میں قوم امتیازی مقام حاصل کرتی ہے۔
- 10- پاکستان اور برصغیر کے مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا جائزہ اردو زبان سے لیا جاسکتا ہے۔
- 11- کسی بھی قوم کی ترقی کا جائزہ اس کی قومی زبان سے لیا جاتا ہے۔ قومی زبان جس قدر مہذب لطیف اور وسیع ذخیرہ الفاظ کی مالک ہوگی اسی قدر قوم زیادہ ترقی یافتہ اور مہذب ہوگی۔
- 12- پاکستانی قوم کے لیے اردو زبان کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کیونکہ یہ زبان پاکستان کی سرکاری زبان کی حیثیت بھی رکھتی ہے اور تمام دفتری امور اردو زبان میں ہی انجام پاتے ہیں۔

3۔ اردو کی مذہبی اور تعلیمی حیثیت

اردو مسلمانوں کے زیر اثر پروان چڑھی۔ اگرچہ اس میں علاقائی عنصر بھی پایا جاتا ہے لیکن عربی اور فارسی کے زیر اثر وسیع ذخیرہ ادب تیار ہوا۔ ابتداء مذہبی ضروریات سے ہوئی چنانچہ تصوف اور فقہی معلومات کی ہزاروں کتابیں اس زبان میں وجود میں آئیں۔ علماء نے اس زبان کو تبلیغ کا ذریعہ بنایا مسجد منبر پر اس زبان میں واعظ و اثر نے اہمیت اختیار کر لی۔ بالکل اسی طرح اس وقت تقریباً ہر علم و فن پر اردو میں کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ آئے دن نئی نئی کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر اس ذخیرے میں شامل ہو رہی ہیں اس زبان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ ہر قسم کی علمی و فنی بات کو وضاحت اور سہولت کے ساتھ بیان کر سکے۔ دوسری زبانوں کی اعلیٰ اور مستند علمی و فنی موضوعات پر لکھی ہوئی تصانیف کے ترجمے اردو میں کیے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ پوری شد و مد کے ساتھ جاری ہے۔ ذیل میں ہم اردو کی مذہبی اور تعلیمی خدمات اور ضرورت و اہمیت پر سیر حاصل بحث کریں گے۔

3.1 اردو کا مذہبی پس منظر

اگرچہ مسلمان دور اندیش اور صوفیائے کرام محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے بعد برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے لیکن سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کے بعد انہوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے لیے اپنی مساعی جیلہ سے لاکھوں غیر مسلم افراد کو کلمہ توحید کی برکات سے مالا مال کر دیا۔ انہوں نے اپنی خانقاہیں قائم کر کے اسلامی اخوت و مساوات، عدل و انصاف، صلہ رحمی اور دوسرے حقوق انسانی کی تعلیم دی۔ چنانچہ حضرت شیخ اسماعیل بخاری 1005ء میں لاہور تشریف لائے اور لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ ان کی مجلس درس اور محفل واعظ میں لوگ کثرت سے شریک ہوتے تھے اور اسلام قبول کرتے تھے۔ حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ جب لاہور آئے تو انہوں نے لاہور میں ایک خانقاہ تعمیر کی۔ درس و تدریس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو گرمایا اور ہزاروں غیر مسلموں کو اسلام کی برکتوں سے فیض یاب کیا۔

اسی طرح حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ حضرت شاہ مدارؒ حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنجؒ جیسے اولیاء نے اللہ کے بندوں کو دین حق کا راستہ دکھایا۔ ان بزرگان دین نے دینی آبادی سے ان کی بھاشا میں بات چیت کی۔ اگرچہ اس بات چیت کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں لیکن کم فہم انسان بھی یہ

سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت کے ہندوؤں سے عربی اور فارسی میں گفتگو نہیں ہو سکتی تھی۔ تبلیغ کے لیے وہ زبان درکار تھی جسے عوام سمجھتے تھے۔ کہیں کہیں قدیم اردو کے جملے یا چند الفاظ ملتے ہیں۔ حضرت بابا فرید گنج اردو کے پہلے شاعر ہیں۔ اگرچہ ان کے چند اشعار اردو کے مانے جاتے ہیں لیکن ان کے تمام اشلوک قدیم اردو میں ہیں۔ علاقائی الفاظ کا استعمال تو ہوا ہے لیکن ان کے بولے ہوئے تمام الفاظ اردو میں موجود ہیں۔ اسی طرح بزرگان دین کے حزاروں پر عرس منعقد ہوتے تھے جہاں پر ہر علاقے سے عوام نذرانہ عقیدت پیش کرنے آتے تھے۔ اس لیے عوامی میل جول اور محبت بڑھنے سے آپس میں گفتگو بات چیت اور کاروبار سے الفاظ کا تبادلہ ہوتا تھا جس سے اردو کو تقویت حاصل ہوئی۔ خانقاہوں پر مجالس حال و قال سے بھی اردو زبان کی ترقی کا راستہ کھلا۔

3.1.1 اردو ذریعہ تبلیغ و اشاعت

عربی اور فارسی کے بعد جس زبان میں سب سے زیادہ دینی ادب کا سرمایہ محفوظ ہے وہ زبان اردو ہے۔ اردو زبان کی مذہبی حیثیت اس لحاظ سے بہت بڑھ جاتی ہے کہ برصغیر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ صرف اور صرف اردو زبان ہی ہے۔ دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ پاک و ہند میں آباد ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح اردو ہی کو اپنے درمیان رابطہ زبان سمجھتے ہیں۔ بالخصوص پاکستان جیسی پہلی اسلامی ایشی پاور کی قومی زبان اردو ہے۔ پاکستان میں ہی اسلام کی تبلیغ کے لیے بہت سے تبلیغی مراکز بھی قائم ہیں۔ جہاں سے مختلف جماعتیں اسلام کی تبلیغ کے لیے پوری دنیا کو روانہ ہوتی ہیں۔ ان مبلغین میں سے زیادہ تر افراد اردو ہی کو ذریعہ تبلیغ سمجھتے اور اپناتے ہیں لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان تبلیغ و اشاعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

3.1.2 اردو اسلامی ثقافت کی امین زبان

اردو زبان برصغیر کے مسلمانوں کی ثقافت کی امین ہے ہماری تہذیب و ثقافت کی شناخت صرف اسی زبان کے ذریعے ممکن ہے ہمارے عزم و عمل اور عروج و اقدار کی تاریخ اسی زبان میں محفوظ ہے۔ اس زبان کو سیکھے بغیر نہ ہم اپنے اسلاف کے ثقافتی اور ادبی کارناموں کی قدر و قیمت کا درست اندازہ لگا سکتے ہیں نہ ہی ان سے استفادہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی اضافہ کرنا ممکن ہے۔ صرف اس زبان کے ذریعے ہی ہم مسلم ہندوستان کی تاریخ کے طویل دور کی تہذیب و تمدن سے آشنا ہو سکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس زبان میں برصغیر کے مسلمانوں کے عروج

وزوال کی داستان رقم ہے۔ ان کا پڑھنا مستقبل کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لیے بے حد ضروری ہے۔

3.1.3 اردو اور تراجم قرآن

اردو زبان کی برصغیر میں مذہبی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ قرآن پاک کے بیشتر تراجم اردو زبان میں موجود ہیں۔ ان تراجم کے ساتھ ساتھ ان کی تفسیریں بھی دستیاب ہیں۔ شاہ رفیع الدین نے قرآن کے ترجمے سے اردو کے دینی ادب کا باقاعدہ آغاز کیا۔ بعض لوگ اسے قرآن مجید کا پہلا اردو ترجمہ قرار دیتے ہیں لیکن اس سے پہلے تراجم کا سراغ بھی ملا ہے۔ شاہ عبدالقادر نے قرآن پاک کا جو اردو ترجمہ کیا وہ اردو زبان کے بہترین ترجموں میں شمار کیا جاتا ہے مگر اس کی زبان کچھ پرانی ہے۔ قرآن پاک کے اردو میں بے شمار ترجمے ہوئے ان میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن مولانا فتح محمد جالندھری، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا عبدالمجاہد ریا آبادی، مولانا فرمان علی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہ کے ترجمے قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اردو میں قرآن پاک کی ایک درجن سے زائد مکمل تفسیریں بھی ملتی ہیں۔ جزوی تفسیریں اس کے علاوہ ہیں۔ ان تفسیروں میں تفسیر حقانی (عبدالحق حقانی)، بیان القرآن (مولانا اشرف علی تھانوی)، تفہیم القرآن (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)، تفسیر نعیمی (مفتی احمد یار)، معارف القرآن (مفتی محمد شفیع)، جمال القرآن (جسٹس محمد کرم شاہ الازہری) وغیرہ کی تفسیریں شامل ہیں۔

3.1.4 حدیث اور سیرت نگاری

جس طرح قرآن مجید کے بہت سے تراجم اور تفسیریں اردو زبان میں لکھی جا چکی ہیں اسی طرح شعبہ احادیث اور سیرت نگاری پر بھی بہت کام ہو چکا ہے۔ اردو میں حدیث کے اہم مجموعے اور علم حدیث سے متعلق مشہور کتابیں بھی ترجمہ ہو چکی ہیں۔ خود اردو زبان میں بھی حدیث اور علم حدیث کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ سرور کائناتؐ کی سیرت پر لکھی جانے والی ہزاروں کتابیں اردو میں دستیاب ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیرت پر لکھی جانے والی بالخصوص عربی زبان کی تقریباً تمام معروف کتابوں کا اردو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ جس سے اہل ایمان اپنے سینوں کو نور اور ایمان کی روشنی سے منور کرتے ہیں۔ سیرت کی جن کتابوں پر اردو زبان فخر کر سکتی ہے ان میں مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ اور قاضی منصور پوری کی رحمت العالمین سرفہرست ہیں۔

3.1.5 علم الفقہ اور اردو زبان

اردو جاننے اور سمجھنے والوں کے لیے اردو میں فقہی ادب کا بھی ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ فقہ کی تمام اہم کتابوں کا کُلّی یا جزوی طور پر اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ فقہی مسائل نہ صرف تحریری طور پر بلکہ علماء ذی وقار مساجد میں بھی جمعہ کے اجتماع کے موقعوں پر اردو زبان میں ان مسائل کو بیان فرماتے ہیں اور لوگ آسانی کے ساتھ راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ فقہی حضرات لوگوں کی درخواست پر بے شمار فتوے صادر فرماتے ہیں۔ بعض جگہوں پر یہ فتوے کتابی شکل میں موجود ہیں۔ صرف دیوبند سے اردو زبان میں شائع ہونے والے فتوؤں کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی علوم کے اس شعبے میں اردو زبان سے بہت خدمت حاصل کی گئی ہے جو دینی خدمت کے علاوہ اردو زبان کی ترویج و اشاعت کا موجب بھی ہے۔

3.1.6 دینی ادب

اردو میں مذہبی اور روحانی ضروریات کے لحاظ سے بہت سا تحریری ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے جس سے عربی اور فارسی میں ترجمے کیے جاتے ہیں۔ صوفیاء کے اقوال ملفوظات اور سوانح عمری، سیرت النبیؐ، فقہی مسائل، اسلامی قوانین، جدید مسائل اور اسلام کے حوالے سے اجتہادی تحریریں، جہاد اور جنگ، اسلامی سیاسیات، معاشیات اور تہذیب و تمدن کے حوالے سے اردو میں کئی اعلیٰ پائے کی تحقیقی، علمی اور مذہبی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اردو میں لغت نگاری کا اتنا دافر، متنوع اور قابل قدر ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے جس پر کہ عالم اسلام کی دیگر زبانیں نہ صرف فخر کر سکتی ہیں بلکہ اس کی تقلید میں اپنی زبان میں بھی یہی ذخیرہ تخلیق کر سکتی ہیں۔ لہذا پاکستان کی قومی زبان ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اردو زبان میں موجود اس دینی ادب سے مستفید ہونے کی غرض سے اردو میں مہارت حاصل کریں۔

3.2 تاریخی اور نظریاتی اہمیت

اردو مسلمانوں کے زیر اثر پروان چڑھی جس کی ابتداء مذہبی ضروریات سے ہوئی چنانچہ تصوف اور فقہی معلومات کی ہزاروں کتابیں اس زبان میں وجود میں آئیں۔ علماء نے اس زبان کو تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔ مسجد اور منبر پر اس زبان میں وعظ و اثر نے اہمیت اختیار کر لی۔ برصغیر کے مسلمانوں کے عہد حکمرانی کے تمام واقعات اور کارنامے

زیادہ تر اردو زبان میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اردو زبان مسلمانوں کی ثقافت کی امین ہونے کی حیثیت سے نظریہ پاکستان کا ایک لازمی عنصر بن گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان بنانے میں اردو زبان کا بھی خاصہ حصہ ہے۔ چنانچہ تاریخی اور نظریاتی حوالے سے اردو کو پاکستان میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

3.3 اردو زبان کی تعلیمی اہمیت

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ جس طرح قومی زبان کسی قوم کی مخصوص تہذیبی اقدار کی آئینہ دار ہوتی ہے اسی طرح کسی قوم کا ذریعہ تعلیم بھی اس قوم کی تعمیر و تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ جو قوم اپنی قومی زبان کو ذریعہ تعلیم کے طور پر نہیں اپناتی اس کے نو بہاولوں میں وہ قومی کردار پیدا نہیں ہو سکتا جو اس قوم کے عزائم اور اس کی امنگوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

ذریعہ تعلیم کیا ہے؟ اور تعلیمی دنیا میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ تعلیم کے فروغ کے لیے کسی نہ کسی زبان کو اپنانا ضروری ہے۔ دنیا کے تمام آزاد ممالک نے اپنی قومی زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اپنایا ہے۔ پاکستان ایک آزاد ملک ہے اس کی قومی زبان اردو ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی اردو زبان کو ہر سطح کی تعلیم کے لیے ذریعہ تعلیم قرار دیا جاتا لیکن بد قسمتی سے آج تک اس زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اپنایا نہیں گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ زبان ذریعہ تعلیم بن سکتی ہے جس میں درج ذیل خوبیاں پائی جاتی ہوں۔ ایسی زبان کو ذریعہ تعلیم بنا کر کوئی قوم بھی ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کر سکتی ہے۔

3.3.1 مکمل ابلاغ کی حامل ہو

سب سے اہم بات یہ ہے کہ معلم اور محترم دونوں اس زبان کو بولتے اور سمجھتے ہوں۔ عمل تعلیم میں معلم علم کی باتیں زبان کے ذریعے محترم تک پہنچاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر اس زبان سے جو واسطہ کا کام دے رہی ہے معلم نا آشنا ہو گا تو وہ علمی باتیں طالب علم تک کیسے پہنچائے گا؟ اسی طرح اگر محترم اس زبان سے نا آشنا ہو، تو معلم کی بات کیسے سمجھے گا؟ اور اپنے شکوک رفع کرنے کی خاطر استفسارات کس طرح کرے گا۔ معلم کو تعلیمی فرائض کی ادائیگی میں بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں۔ تقریریں تحریریں، قرأت، اعادہ، تکرار، بیان، توضیح، تلخیص، بحث و تنقید، اصلاح ہدایت وغیرہ اور ان سب کے لیے اس کے پاس ایک ہتھیار زبان ہوتی ہے۔ اسے تعلیمی کام میں کامیابی جب ہی

نصیب ہوگی کہ ہر کام میں زبان اس کی مطیع ہو اور ضرورت کے مطابق ذخیرہ الفاظ اس کی امداد کو پہنچے۔ کہیں ایسا موقع نہ آئے کہ ذخیرہ الفاظ یا قوت اظہار نا کافی ثابت ہو۔

اگر ہم اردو زبان میں یہ خاصیت ڈھونڈیں تو واضح ہوگا کہ پاکستان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں اردو زبان بولی اور سمجھی نہ جاتی ہو اردو زبان اس مخصوص صلاحیت کی حامل ہے۔ پاکستانی بچے بوڑھے جو ان زن و مرد سب اسے بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ شہری تمدن سے ہٹ کر رہنے والے دور افتادہ بستیوں کے ان پڑھ دھقان بھی اردو سمجھ لیتے ہیں اور گزارے لائق اردو بول بھی سکتے ہیں۔ چنانچہ اس خوبی کا یہ اثر ہے کہ اردو زبان کے ذریعے سندھی معلم سرحد کے مدرسے میں پٹھانوں کو تعلیم دے سکتا ہے اور سرحدی پٹھان پنجاب میں بڑی سہولت سے پنجابی بچوں کو تعلیم دینے کے فرائض ادا کر سکتا ہے۔ پاکستان میں ہر جگہ کے معلم اور معلم اردو زبان کو بول اور سمجھ سکتے ہیں اور ان کی اکثریت اپنا مافی الضمیر اس زبان میں پیش کر سکتی ہے۔ ابلاغ کی کوئی دقت پیش نہیں آتی اس سلسلے میں پاکستانی ابلاغ عامہ کے جدید ذرائع ریڈیو، ٹیلی ویژن نے بہت مثبت کردار ادا کیا ہے۔

3.3.2 وسیع ذخیرہ الفاظ

کسی بھی زبان کی دوسری اہم خوبی یہ ہونی چاہیے کہ اس زبان میں بڑی وسعت ہو۔ اس کا ذخیرہ الفاظ کافی ہو اس میں علم و فن سے متعلق تمام امور اور نکات وضاحت کے ساتھ بیان کیے جاسکیں۔ بنیادی الفاظ کی کثرت ہو اور اس کے ساتھ مشتقات اور تصریفات کا بیکراں پھیلاؤ ہو۔ اس میں مشکل اور آسان ہر طرح کے الفاظ موجود ہوں۔ علمی اصطلاحات کا وسیع ذخیرہ ہونے کے علاوہ اس زبان میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ نئی نئی اصطلاحات بہ سہولت وضع ہو کر رائج ہو سکیں۔ اس زبان میں یہ بھی خوبی ہو کہ فکر و غم مسرت و نشاط، خوف و ہیبت، امید و رجاء، رعب و شجاعت غرض ہر قسم کے خیالات اور ہر قسم کی انسانی کیفیات کی باریک ترین جھلکیاں ادا کر سکے۔ اس میں ہر طرح کے اثرات پیش کرنے اور پیدا کرنے کی قوت ہو۔ ہر نوع کا تصور اور تخیل اس زبان میں ادا کیا جاسکے۔ اس زبان میں علمی اصطلاحیں وضع کرنے کی صلاحیت ہو۔ اس میں ایسے جامع الفاظ موجود ہوں جو طویل مضامین کو اختصار کے ساتھ بیان کر سکیں اور اگر کہیں مختصری جامع بات کو بسط و شرح کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہاں وہ زبان اپنی کثرت الفاظ کی بنا پر بغیر کسی تکرار کے جامع اور مختصر بات کو انتہائی وسعت کے ساتھ کھول کر بیان کر سکے۔

اردو زبان بلاشبہ ان خصوصیات کی حامل ہے۔ اردو زبان کی وسعت ہمہ گیری ثابت و مسلم ہے۔ یہ اپنی

وسعتوں میں جامع زبان عربی، شیریں زبان فارسی اور انگریزی زبان کی خاصیتیں سموئے ہوئے ہے۔ اس کا ذخیرہ الفاظ وسیع ہے کوئی علم و فن ایسا نہیں کہ جس کے نکات اس زبان میں وضاحت کے ساتھ بیان نہ کیے جاسکیں۔ علم و فن پر بے شمار اردو کتابیں اس حقیقت کی شاہد ہیں۔ اس زبان میں بنیادی الفاظ بھی بہت ہیں لیکن مشتقات اور تصریفات نے ان الفاظ کے ذخیرے کو پھیلا کر بیکراں بنا دیا ہے۔ سابقوں اور لاحقوں کے ذریعے جدید الفاظ سازی کے لیے بھی اس میں لامتناہی صلاحیت موجود ہے۔ مشکل الفاظ بھی موجود ہیں اور ان کے مترادف آسان الفاظ کی بھی کثرت ہے۔ اردو زبان کی سب سے بڑی علمی خوبی یہ ہے کہ اردو میں ان زبانوں کے الفاظ انجمنی معلوم نہیں ہوتے جن کے سرچشموں سے یہ سیراب ہوئی ہے۔ یہ زبان دوسری زبانوں کے الفاظ و اصطلاحات کو بھی غیر محسوس انداز میں جذب کر لیتی ہے۔ اصطلاحات سازی کے علاوہ اردو زبان میں یہ خوبی بھی ہے کہ فکر و مسرت، غم و نشاط، خوف ورجائیت، امید و بیم، رزم و بزم، ہر قسم کے خیال اور ہر نوع کی نفسیاتی کیفیت کی لطیف ترین جھلکیاں بذریعہ اپنے الفاظ دکھا سکتی ہے۔

3.3.3 تحقیق و تخلیق ممکن ہو

تیسری اہم بات یہ ہے کہ اس زبان کے ذریعے اعلیٰ تحقیق و تدقیق ممکن ہو۔ تعلیم کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ دماغ مزید علمی انکشافات سے اپنے ملک، اپنی قوم اور اپنی ثقافت کو چار چاند لگائے۔ علمی انکشافات کا انحصار اگرچہ تخلیقی دماغ پر ہوتا ہے لیکن اس کا ثبوت اور اس کا میدان عمل زبان ہی ہے۔ اردو زبان میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس زبان میں بلند پایہ محققانہ تصانیف موجود ہیں اور روف بروز اس کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ مشرقی علوم و فنون کے سلسلے میں تحقیق کے لیے مغرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ محقق کو بھی اردو میں تصنیف شدہ کتابوں کے مطالعے کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ اب اس زبان کا علمی ذخیرہ ایسا مفلس نہیں کہ محقق کے لیے جاذب توجہ نہ ہو۔

3.3.4 اردو ایک آسان اور متوازن زبان

تعلیم کا ذریعہ بننے والی زبان کے لیے آسان و سہل ہونا ضروری شرط ہے۔ اس میں قواعد کی زیادہ پیچیدگیاں اور دقتیں نہ ہوں اور نہ اس میں وضاحت مطلوبہ کے لیے خامیاں ہوں۔ اس میں ابہام اور قصر کی دقتیں

پیدا نہ ہوں اور بات منہ سے نکلتے ہی سمجھ میں آ جائے۔ وقت ضائع نہ ہو اور سننے والے کی توجہ پریشان نہ ہو جائے۔ اگر ہم غور کریں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اردو زبان اپنی ساخت اور قواعدی ترکیب کے لحاظ سے آسان اور سہل ہے۔ اس میں نہ عربی کی طرح طوالت اور پیچیدگیاں ہیں اور نہ ہی دوسری زبانوں کی طرح خامیاں۔ بلکہ یہ اکثر دوسری زبانوں کی خامیوں کو دور کرتی اور پیچیدگیوں سے پرہیز کرتی ہے۔ اس میں سلجھاؤ کی خوبیاں موجود ہیں الجھاؤ کی دقتیں نہیں۔ یہ سیدھی سادھی زبان ہے جو صرف ونحو کی پیچیدگیوں سے مبرا ہے۔ لیکن یہ اس قدر سادہ بھی نہیں کہ بعض دوسری زبانوں کی طرح تذکیر و تانیث وغیرہ جیسے ضروری فرق کو بھی واضح نہ کر سکے۔

3.3.5 وسیع ادبی سرمایہ

کوئی زبان اس وقت تک تعلیمی اہمیت کی حامل نہیں ہو سکتی جب تک اس زبان میں ادب اور علوم کی کتابوں کی کثرت نہ ہو۔ یعنی وہ زبان وسیع ادبی سرمائے کی مالک ہو اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ مختلف علوم و فنون کی کتابیں اس میں لکھی جاسکیں۔ تعلیم میں ادب اور علوم و فنون کی وضاحت اور بحث ہوتی ہے لہذا ادب، علوم و فنون اور تعلیمی زبان کا آپس میں ناگزیر تعلق ہے۔

ہم اردو زبان پر غور کریں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو زبان وسیع ادبی ذخیرے اور علمی تصانیف کی مالک ہے۔ اس میں بے شمار ادبی، علمی اور فنی کتابیں ہیں اور آئے دن اس کے علمی و ادبی ذخیرے میں مزید کتابوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ علمی و فنی ذخیرے کی موجودگی کے باعث اس زبان میں علمی و فنی توضیحات کی مشکلات کا سوال کم پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت علم و فن کا کوئی بھی ایسا شعبہ موجود نہیں ہے جس پر اردو زبان میں کوئی کتاب موجود نہ ہو۔

3.3.6 ترجمہ کرنے کے لیے آسان ہو

ذریعہ تعلیم بننے والی زبان میں یہ صلاحیت ہونی چاہیے کہ اس زبان میں دوسری زبانوں میں لکھی ہوئی مستند علمی، ادبی اور فنی کتابوں کا ترجمہ آسانی سے ہو سکے۔ ترجمے کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ مفہوم صحیح طور پر ادا ہو جائے اور اس میں کسی قسم کا اضافہ یا کمی نہ ہو کیونکہ ناقص زبان اپنے ناقص ترجمے کی وجہ سے اصل مفہوم کو بگاڑ دیتی ہے۔ اس لحاظ سے اردو زبان کا ذخیرہ الفاظ اس قدر پر شکوہ ہے کہ اس زبان میں ہر قسم کا مفہوم ادا ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں یہ صلاحیت بھی موجود ہے کہ حسب ضرورت نئے نئے الفاظ تراشے جاسکتے ہیں۔ یہ ایک

ایسی خوبی ہے جو اس زبان کو دوسری زبانوں کی تصانیف کے صحیح ترجمے کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اسی لیے اردو زبان ترجموں کے لیے بہت وفادار اور موزوں ہے۔ اس زبان میں دوسری زبانوں کی اہم کتابوں کے بے شمار تراجم موجود ہیں جنہیں دیکھنے سے اردو زبان کی حیرت انگیز خوبی کا اندازہ ہوتا ہے۔

3.3.7 ماہرین تعلیم کی موجودگی

کسی بھی زبان کی تعلیمی اہمیت کا جائزہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ کیا اس زبان کے لیے ایسے ماہرین موجود ہیں جو ہر قسم کے علم و فن کی تعلیم اس زبان کے ذریعے دے سکیں۔ اردو کی تعلیمی حیثیت اس لیے بھی نمایاں ہے کہ پاکستان میں ایسے اہل علم اساتذہ موجود ہیں جو اردو زبان میں سائنس و ٹیکنالوجی اور دوسرے علوم و فنون کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ پاکستانی اساتذہ کو اردو زبان پر پورا پورا عبور حاصل ہے۔ اس زبان کے ذریعے تمام امور کی بھرپور وضاحت کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ دنیا کے متعدد ممالک کی زبانیں اردو کے مقابلے میں کم مایہ اور پس ماندہ ہیں مگر ان ممالک نے اپنی اپنی زبانوں کو ترقی یافتہ زبانوں پر ترجیح دیتے ہوئے اسے ذریعہ تعلیم اور قومی زبان کا درجہ دے رکھا ہے۔ دنیا بھر کے ماہرین تعلیم اور علمائے نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ اپنی زبان چھوڑ کر اگر کسی غیر زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے تو اس سے ذہن کی تخلیقی قوتیں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ذاتی سوچ و بچار کا مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم اردو کی تعلیمی حیثیت اور اہمیت کو سمجھیں۔ اسے ذریعہ تعلیم کا درجہ دیں تو اس سے قومی یکجہتی کی منزل کا حصول آسان ہو جائے گا۔ اسی طرح وہ مقصد بھی جس کے لیے ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا بڑی آسانی سے پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے طلبہ اس دور کے مفید علوم حاصل کرنے کے لیے دوسری غیر زبانوں کے غیر ضروری بوجھ اور ناروا زحمت سے بچ جائیں گے اور نسبتاً کم مدت میں تکمیل علم کی منزل تک پہنچ سکیں گے۔ علاوہ ازیں ہمارا معیار تعلیم جو غیر زبان میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے روز بروز گرتا چلا جا رہا ہے آہستہ آہستہ بلند ہوتا جائے گا۔ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھیں گی اور ہمارے طلبہ مختلف علوم و فنون میں اپنی بھرپور فکری اور علمی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں گے۔

سرگرمی

آپ کے علاقے میں یقیناً انگلش اور اردو میڈیم دونوں قسم کے سکول موجود ہوں گے۔ دونوں اقسام کے سکولوں کے سرفہرست دس دس بچوں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹیں حاصل کریں۔ ان کا آپس میں موازنہ کیجئے اور یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کریں کہ انگلش میڈیم سکولوں کے بچے تعلیمی بورڈ میں اچھی پوزیشن لیتے ہیں یا اردو میڈیم سکولوں کے بچے؟

3.4 اہم نکات

- 1- اردو مسلمانوں کے زیر اثر پروان چڑھی۔ اس زبان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ ہر قسم کی علمی و فنی خدمات ادا کر سکتی ہے۔
- 2- مسلمان درویشوں اور صوفیائے کرام نے اردو زبان کی سرپرستی اور آبیاری کی ہے۔
- 3- مسلمان مبلغین نے اردو زبان کو برصغیر میں ذریعہ تبلیغ کے طور پر استعمال کیا۔
- 4- اردو زبان برصغیر کے مسلمانوں کی ثقافت کی امین ہے۔
- 5- اردو زبان کی برصغیر میں مذہبی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ قرآن پاک کے بیشتر تراجم اردو زبان میں موجود ہیں۔
- 6- اردو زبان میں قرآن پاک کے تراجم اور تفسیروں کے علاوہ شعبہ احادیث اور سیرت نگاری پر بھی بہت کام ہو چکا ہے۔
- 7- اردو جاننے اور سمجھنے والوں کے لیے اردو میں فقہی ادب کا بھی ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔
- 8- اردو میں مذہبی، روحانی اور اسلامی تاریخ اور نظریہ کے لحاظ سے بہت سا تحریری ذخیرہ موجود ہے۔
- 9- قیام پاکستان کے ساتھ ہی اردو زبان کو ہر سطح کی تعلیم کے لیے ذریعہ تعلیم بنانے کی کوشش جاری ہے۔
- 10- اردو زبان میں ذریعہ تعلیم بننے کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔
- 11- یہ زبان مکمل ابلاغ کا ذریعہ ہے۔ پاکستان میں اکثریت یہ زبان بول اور سمجھ لیتی ہے۔

- 12- اردو زبان کی وسعت و ہمہ گیری ثابت و مسلم ہے۔ ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات سازی کے لحاظ سے یہ زبان بہت وسعت کی حامل ہے۔
- 13- اردو زبان میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے کہ اس کے ذریعے تحقیق و تخلیق کا کام آسانی کیا جاسکتا ہے۔
- 14- پاکستان میں اردو زبان اس لیے بھی تعلیمی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ زبان بہت آسان اور عام فہم ہے۔ اس کا ادبی سرمایہ بہت وسیع ہے۔ اس میں ترجمہ کرنا آسان ہے۔ اس زبان کی تدریس کے لیے ماہرین تعلیم موجود ہیں۔

4- اردو زبان کی خصوصیات

اردو زبان دنیا کی اہم زبانوں کے سرچشموں سے سیراب ہوئی ہے۔ اس زبان میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس زبان میں عربی کی جامعیت اور شان و شوکت، فارسی کی شیرینی اور لطافت، برج بھاشا کا سوز و گداز، انگریزی کی روانی اور برجستگی، فرانسیسی کی جذبات نگاری اور جرمنی زبان کا رعب و جلال پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اردو زبان دوسری زبانوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمونے اور اچھی خصوصیات کو خود میں جذب کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ اردو کی ہمہ گیری اور مقبولیت کا یہ ایک بڑا سبب ہے۔

اردو برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کا تہذیبی سرمایہ ہے۔ یہ زبان ہند یورپی خاندان کی ہند ایرانی شاخ میں ہندی زبانوں کے گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ اردو زبان اس گروپ کی دوسری زبانوں، ہندی، سندھی، پنجابی، کشمیری، بنگالی وغیرہ سے کئی اعتبار سے مماثلت رکھتی ہے۔ پشتو، فارسی اور بلوچی زبانیں اگرچہ ہند ایرانی زبانوں کے ایرانی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں تاہم اپنے ذخیرہ الفاظ اور لسانی ساخت کے اعتبار سے اردو کے بہت قریب ہیں۔

اردو کا اتنی اس لحاظ سے بڑا وسیع ہے کہ اس کا رشتہ دنیا کے بڑے لسانی خاندانوں (Language Families) مثلاً حامی سائی، ہند یورپی اور توران سے ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک آفاقی زبان ہے جس میں تقریباً تمام آوازیں (Sounds) آگئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو بولنے والا شخص دنیا کی ہر زبان بالعموم آسانی سے سیکھ لیتا ہے۔ برصغیر کے حوالے سے یہ زبان کسی خاص علاقے یا صوبے سے وابستہ نہیں بلکہ بنیادی طور پر یہ تہذیبی زبان ہے۔

آزادی سے پہلے اردو برصغیر کے اکثر علاقوں میں تعلیم، عدلیہ اور ضلعی دفاتر کی زبان رہی ہے اور اب بھی نشر و اطلاع کے ذرائع مثلاً ریڈیو، اخبارات و رسائل میں عام طور پر یہی زبان رائج ہے۔ یہی زبان پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی اتحاد کی امین ہے۔

اب آپ مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت اردو زبان کی خصوصیات کا قدرے تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

4.1 اردو زبان ایک مکمل زبان

اردو زبان محض ایک بولی نہیں بلکہ ایک مکمل زبان ہے۔ جس کے ذریعہ ہر قسم کے جذبات و احساسات اور افکار و نظریات کو انتہائی موثر انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک وسیع اور ہمہ گیر زبان ہے جس کی وسعتوں میں عربی کی طوالت، فارسی کی شیرینی، انگریزی کی روانی جیسی خاصیتیں شامل ہیں۔ اس کا ذخیرہ الفاظ بھی کافی ہے۔ جذبات و تاثرات اور تخیل و تفصیل پیش کرنے میں یہ زبان کسی دوسری زبان کے مقابلے میں کم نہیں۔ اردو زبان ہر قسم کے تصور و تخیل کی ادائیگی میں کامیاب ہے اور محاورات میں بھی پوری اترتی ہے۔ فنون لطیفہ کے متعلق بھی اس کی قوت اظہار ناقص نہیں۔

4.2 اردو ایک پیوندی زبان

اردو زبان اپنی ساخت کے اعتبار سے ایک پیوندی زبان ہے۔ مختلف الفاظ و تراکیب کی آمیزش سے اس زبان میں نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں جو نئے معنی اور مفہوم کے حامل ہوتے ہیں۔ پھر سابقے اور لاحقے بنانے کی صلاحیت بھی اس زبان میں ہے۔ بقول محمد حسین آزاد کہ ”اردو نے فارسی کا دودھ پی کر پرورش پائی ہے“۔ وہ اپنا نظریہ اپنی کتاب ”آب حیات“ میں پیش کرتے ہیں کہ اردو فارسی اور برج بھاشا کے ملاپ سے وجود میں آئی۔ اسی طرح سید سلیمان ندوی نے یہ نظریہ پیش کیا کہ اردو سندھ میں پیدا ہوئی۔ سندھی اور عربی زبان کے شیر و شکر ہونے کا نتیجہ اردو زبان میں نکلا اگرچہ یہ نظریہ درست نہیں مانا جاتا مگر اس کو بالکل رد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ رام بابو سکسینہ اپنی کتاب ”تاریخ ادب اردو“ میں لکھتے ہیں کہ زبان اردو ہندی یا بھاشا کی ایک شاخ ہے۔ اس نظریے کی وجہ وہ اردو زبان میں ہندی کے الفاظ و محاورات کے زیادہ تناسب کو گردانتے ہیں لیکن اس نظریے پر بھی ماہر لسانیات متفق نہیں کیونکہ ہندی کی عمر اردو سے زیادہ نہیں۔ مختصر یہ کہ اردو ایک پیوندی زبان ہے۔ فارسی، عربی، ہندی، پنجابی، سندھی

اور دیگر زبانوں کی آمیزش سے اردو ایک ترقی یافتہ زبان کے طور پر وجود میں آئی۔

4.3 اردو زبان پر دوسری زبانوں کا اثر

اردو ایک ایسی زبان ہے جس نے بیرونی زبان کے الفاظ اور انداز اظہار کو بہت خوب صورتی سے قبول کیا ہے اور ان اثرات کو اپنے انداز میں جذب کر لیا ہے کہ وہ اب اجنبی معلوم نہیں ہوتے بلکہ اردو کا ایک حصہ نظر آتے ہیں۔ اس زبان میں عربی، فارسی، ہندی، ترکی، افغانی، پرتگالی، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں کے الفاظ بکثرت موجود ہیں لیکن یہ الفاظ غیر مانوس معلوم نہیں ہوتے بلکہ صورتحال یہ ہے کہ دیگر زبانوں مثلاً فارسی یا عربی الفاظ اردو میں اس قدر جڑ پکڑ چکے ہیں کہ اگر انہیں نکالنے کی کوشش کی جائے اور ان کی جگہ سنسکرت یا بھاشا کا لفظ رکھ دیا جائے تو اصل مطلب فوت ہو جائے گا یا وہ جملہ عوام کی سمجھ سے بالاتر ہو جائے گا۔

سرگرمی

اپنی پسند کا کوئی اردو اخبار رسالہ یا کوئی کتاب پڑھ کر اس میں سے عربی، فارسی اور ہندی کے دس دس الفاظ الگ کر کے ان کی فہرست تیار کیجئے۔ یہ سرگرمی نہ صرف آپ کو دلچسپی کا سامان فراہم کرے گی بلکہ آپ کے ذخیرہ الفاظ میں اضافے کا موجب بھی ہوگی۔

4.4 اردو آسان اور عام فہم زبان

اردو اپنے اوائل عہد سے ہی سادہ اور اپنی پیش رو زبانوں سے قریب تھی۔ جوں جوں یہ زبان ادیبوں اور شاعروں نے اختیار کی اس میں فارسی کے الفاظ کی کثرت ہونے لگی۔ کیونکہ فارسی الفاظ شبک اور شیریں تھے اس لیے یہ زبان رفتہ رفتہ اتنی صاف و شفاف ہو گئی کہ فارسی زبان کا مقابلہ کرنے لگی۔ جیسے جیسے مسلمانوں کی حکومت کمزور ہوتی گئی برصغیر سے فارسی کی حکمرانی بھی رو بہ زوال ہو گئی۔ تمام علماء اور عوام اردو شاعری کے قدردان بن گئے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اردو ایک آسان اور عام فہم زبان تھی۔ یہ زبان نہ صرف پاکستان اور ہندوستان کے لوگ ہی بول سکتے ہیں بلکہ تھوڑی سی محنت اور توجہ کے بعد سے دوسری قوموں کے افراد بھی اس زبان کو بآسانی سیکھ

لیتے ہیں۔ اس زبان میں اظہار خیال بھی کر سکتے ہیں۔ اس زبان کی ساخت بڑی سادہ اور آسان ہے، اس زبان کی ساخت میں کچھ ایسی مشکل بھی نہیں کہ سامع کے لیے ابہام کی صورتیں بکثرت پیدا ہوں وہ اصل مفہوم تک پہنچنے میں بڑی ٹھوکریں کھائے اور اس کا وقت ضائع ہو۔

4.5 اردو پاکستان کی قومی زبان

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ اس ملک کے باشندوں کی اکثریت اس زبان کو سمجھتی اور بولتی ہے۔ ایک صوبے کے باشندے دوسرے صوبوں کے لوگوں سے اسی زبان کے ذریعہ رابطہ قائم رکھتے ہیں اور اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے ہر صوبے کی زبان مختلف ہے بلکہ ہر صوبے کے اندر ہر چھوٹے علاقے کی زبان بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ایک علاقے کا باشندہ دوسرے علاقے کی زبان نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی پاکستان میں بولی جانے والی دوسری علاقائی زبانیں مثلاً پنجابی، سندھی، بلوچی، براہوی اور پشتو وغیرہ بین الصوبائی رابطے کی زبانیں نہیں بن سکتیں کیونکہ یہ زبانیں اپنی لسانی حدود سے باہر سمجھی اور بولی نہیں جاتیں۔ قائد اعظم نے اردو زبان کی اسی مقبولیت اور ہمہ گیری کو دیکھتے ہوئے اسے پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔ قومی زندگی کی بہتری کے لیے قومی زبان کا فروغ لازمی ہے۔ پاکستان اور پاکستانی قوم کے لیے اپنی ہستی کی شناخت کی خاطر اپنا امتیاز برقرار رکھنا ضروری ہے۔ جہاں اس امتیاز کا ایک عنصر اسلامی ثقافت ہے تو دوسرا عنصر قومی زبان ہے۔

4.6 اردو بین الصوبائی اتحاد کی علامت

اردو زبان قومی زبان ہونے کی وجہ سے پاکستان کے دوسرے صوبوں کو متحد رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ زبان کسی مخصوص صوبے کی زبان نہ ہونے کی وجہ سے صوبائی تعصب سے آزاد ہے۔ لہذا کو بین الصوبائی اتحاد کی علامت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اردو پاکستان کے رابطے کی زبان ہے۔ پاکستان میں چالیس کے قریب مختلف مقامی زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں ہندکو، چترالی، شنا، کوہستانی، پشتو، پوٹھوہاری، پنجابی، چنگی، سرانیکی، سندھی، پہاڑی، بلوچی، براہوی، مرانی، کشمیری وغیرہ اہم ہیں۔ یہ وہ زبانیں ہیں جو صرف اپنے علاقے میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں چنانچہ ان علاقوں کے لوگ جب دوسری جگہ جاتے ہیں تو انہیں رابطے اور اظہار مدعا کے لیے اردو کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے اردو پاکستانی عوام کی قومی ضرورت کی زبان ہے اور بین الصوبائی اتحاد کی علامت بھی ہے۔

4.7 اردو ذریعہ تعلیم کی زبان

کسی بھی ملک کے تعلیمی اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ اس تعلیمی نظام کے ذریعہ تعلیم میں یکسانیت لائی جائے۔ ملک کی مشترک زبان ذریعہ تعلیم ہو تو وہ ملک کی آزادی و امتیاز کی علمبردار ہوتی ہے۔ یہ بات طے ہے کہ تعلیم ہی ملک کے افراد کو حسب ضرورت ڈھالتی ہے۔ یہی حب وطن اور ذمہ دار شہری تیار کرتی ہے۔ یہی حاکم، یہی تاجر تیار کرتی ہے، یہی فن کار، یہی ادیب تیار کرتی ہے اور یہی مجاہد، یہی مبلغ تیار کرتی ہے اور یہی اقتصادی ماہر، غرض یہی ہر طرح کے کارفرما و کارگزار تیار کرتی ہے ملک میں شہریت و حکومت تجارت و فن کاری، ادب و جہاد، تبلیغ و اقتصاد اور کارفرمائی و کارگزاری کے تمام شعبوں کا فروغ اور ملک کی خاطر تمام شعبوں کا اتحاد عمل ملک کی مشترکہ زبان پر ہی موقوف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کارفرماؤں اور کارگزاروں کو اسی زبان میں تعلیم و تربیت دی جائے اور تیار کیا جائے جو ملک کی مشترک اور قومی زبان ہے۔ اس لحاظ سے اگر اردو کو دیکھا جائے تو یہ زبان ذریعہ تعلیم بننے کی بھرپور اہلیت رکھتی ہے کیونکہ یہ زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ اس کا ذخیرہ الفاظ وسیع ہے۔ وضع اصطلاحات آسان ہے۔ پاکستانی باشندوں کی بڑی اکثریت اس زبان کو سمجھتی ہے اور اسی زبان میں اظہار خیال کرتی ہے۔ اس زبان کے ذریعے تمام سائنسی، فنی اور معاشرتی علوم کی تعلیم دی جاسکتی ہے کیونکہ یہ زبان دقیق اور فکر انگیز خیالات اور حقائق کو صاف، واضح اور سلیجے ہوئے انداز میں بیان کر سکتی ہے۔ اردو کی انہی خصوصیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان کی مختلف جامعات نے اس زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اپنایا ہے۔

4.8 اردو بطور سرکاری زبان

کسی ملک کے دفاتر کے لیے اگر الگ کاروبار کے لیے الگ یا تعلیم دینے کے لیے الگ زبانیں آشنا کرائی جائیں تو اس ملک میں اتحاد قائم ہونے کے بجائے پارہ پارہ ہوگا۔ ملک کی ہستی خود خطرے میں پڑ جائے گی بلکہ فنا ہو جائے گی۔ ملکی زبان پر ملکی اتحاد کا قیام ہے لہذا ضروری ہے کہ ملک کی درونی اکائی کے قیام کی خاطر پورے ملک میں ایک اور صرف ایک ایسی زبان کارفرما ہو جو اس کے مختلف شہروں، دیہاتوں اور صوبوں کے مابین تعلقات کا ذریعہ بھی بن سکے اور جس کے ذریعے کاروبار کی رفتار میں رکاوٹ نہ پڑے۔ تجارت، اخبارات، نشریات، مراسلات، تبلیغ اور تعلیم کے کام بھی اسی ایک زبان سے سرانجام پاسکیں۔ اردو چونکہ آسان اور عام فہم زبان ہے اور ہر طرح کے خیالات کا کم سے کم الفاظ میں اظہار اس زبان میں ممکن ہے اسی لیے گزشتہ صدی میں فارسی کی بجائے

اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دے دیا گیا تھا۔ آج پاکستان میں یہ زبان مختلف سرکاری دفاتروں میں بڑی سہولت اور کامیابی کے ساتھ استعمال کی جا رہی ہے۔

مختصر اردو زبان میں وہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک ترقی یافتہ زبان میں ہونی چاہیں۔ یہ ایک سیدھی سادی، عام فہم اور فصیح و بلیغ زبان ہے۔ اس میں بیش بہا مذہبی، معاشرتی، معاشی، سائنسی، فنی اور تعلیمی سرمایہ موجود ہے۔ اس میں ہر طرح کے علوم و فنون کی کتابیں موجود ہیں اور آئے دن نئی نئی کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر اردو زبان کے ذخیرے میں شامل ہو رہی ہیں اور یہ بہانہ کہ اردو کی نئی اصطلاح نامانوس اور اجنبی ہوگی اور اس کے لیے طلبہ کو بڑی دقت کا سامنا ہوگا یہ اعتراض غلط ہے۔ تھوڑی سی محنت اور کاوش سے اصطلاح سازی کا معاملہ بھی جلد اور آسانی سے طے ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ خلوص سے کام لیا جائے۔ جہاں تک تحقیق و تدقیق کا مسئلہ ہے تو یہ بات تھوڑی سی محنت کے بعد واضح ہو جائے گی کہ اب اردو میں تحقیق و تدقیق کی بنا پر بے شمار تصنیفات معرض وجود میں آ رہی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ تحقیقات و ایجادات کا انحصار دماغی غلامی پر نہیں بلکہ دفاعی آزادی پر ہے۔ اس کا تعلق سمجھ سے ہے زبان سے نہیں اور یہ اس بات کی متقاضی ہے کہ معلومات پرکلی عبور حاصل ہو۔ ظاہر ہے کہ غیر زبان کے ذریعے علمی معلومات پرکلی عبور حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف اور صرف اپنی ملکی اور قومی زبان میں ممکن ہے۔

سرگرمی

اپنے علاقے میں بولی جانے والی مقامی زبانوں اور اردو زبان کی خصوصیات کا موازنہ کیجئے اور ان میں مماثلت اور فرق رکھنے والی خصوصیات کا جائزہ لیجئے اور ایک نوٹ تیار کیجئے جس سے یہ ثابت ہو کہ اردو مقامی اور علاقائی زبانوں پر کن خصوصیات کی بنا پر فوقیت رکھتی ہے۔

4.9 اہم نکات

- 1- اردو زبان میں وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جو دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔
- 2- اردو زبان ایک مکمل زبان ہے جس کے ذریعے ہر قسم کے جذبات و احساسات اور افکار و نظریات کو موثر

انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

- 3- اردو زبان ساخت کے اعتبار سے ایک پیوندی زبان ہے کیونکہ مختلف الفاظ و تراکیب کی آمیزش سے اس زبان میں نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں جو نئے معنی اور مفہوم کے حامل ہوتے ہیں۔
- 4- اردو زبان میں دوسری زبانوں کے الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ الفاظ غیر مانوس نہیں لگتے چنانچہ یہ زبان دوسری زبانوں کے اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
- 5- اردو زبان اپنی ساخت کے اعتبار سے آسان اور قابل فہم زبان ہے۔
- 6- اردو پاکستان کی قومی زبان ہونے کی وجہ سے دوسرے صوبوں کو متحد رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- 7- اردو زبان پاکستان کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں میں ذریعہ تعلیم کی زبان بھی ہے جو پورے ملک کے تعلیمی اتحاد کے لیے بھی ضروری ہے۔

5- اردو زبان کی وسعت

کسی بھی زبان کی وسعت کا اندازہ اس زبان کے ذخیرہ الفاظ، علمی اصطلاحات، تحقیق و تدقیق کے کام، اس زبان میں ادب اور علوم و فنون کی کتابوں کی کثرت اور معیار سے لگایا جاسکتا ہے اور یہ کہ وہ زبان کسی قوم سیاسی، قومی، تاریخی، ادبی، علمی، مذہبی اور روحانی ضروریات کو کس حد تک پورا کرتی ہے۔ کوئی بھی زبان اتنی ہی وسیع و بلیغ ہوگی جتنا کہ اس زبان کا دائرہ ابلاغ اثر و وسیع ہوگا۔

مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت اب آپ اردو زبان کی وسعت کا جائزہ لیں گے۔

5.1 معاشرتی پہلو

انسان فطری طور پر مل جل کر کسی معاشرے کے اندر زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ مل جل کر رہنے اور کاروبار زندگی چلانے کے لیے انسان کو زبان کی ضرورت درکار ہے۔ بغیر زبان کے نہ تو وہ اپنی بات سمجھا سکتا ہے نہ ہی کسی دوسرے کے خیالات و جذبات سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اردو زبان اتنی جامع اور مربوط زبان ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے یہ زبان معاشرتی زندگی میں ہر قسم کے خیالات، مجلس گفتگو، تقریر و تحریر کی صورت میں موثر انداز میں

پیش کر سکتے ہیں اور انہیں اظہار و ابلاغ کے حوالے سے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

5.2 سیاسی پہلو

اردو زبان کی وسعت و اہمیت کا اندازہ سیاسی پہلو کو سامنے رکھ کر بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ برصغیر کے مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان و یقین اور اسلاف کی اعلیٰ روایات و اقدار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ تحریک قیام پاکستان میں اردو زبان نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کرنے اور ان میں سیاسی شعور بیدار کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ آج اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے برادران ملت کے دلوں میں اخوت و محبت، ہمدردی و غم گساری کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ ان میں خودداری اور خود اعتمادی پیدا کی جاسکتی ہے۔ حب الوطنی، جاں نثاری اور ملک و ملت کی حفاظت کی آرزو ان کے اندر بیدار کی جاسکتی ہے۔

5.3 معاشی پہلو

انسانی زندگی میں معاشی سرگرمیوں کی جو اہمیت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بنیادی ضروریات (غذا، لباس، رہائش گاہ) کی تکمیل کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اردو کے دائرہ اثر کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اسی لیے دفتری امور عموماً اسی زبان میں انجام دیئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات میں بھی اردو کا پرچہ لازمی ہے۔ اسی طرح سے اعلیٰ ملازمتوں کے حصول کے لیے بھی اردو زبان کا سیکھنا لازمی قرار دیا گیا۔ گویا اگر کوئی پاکستان میں رہ کر کامیاب معاشی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اردو زبان کا سیکھنا اس کے لیے ناگزیر ہوگا کیونکہ اردو ملک کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اس لئے عموماً کاروباری مراسلہ نگاری اسی زبان میں ہو رہی ہے۔

5.4 عملی و ادبی پہلو

اردو زبان ہماری درس گاہوں میں ذریعہ تعلیم ہے۔ اردو زبان سیکھے بغیر ہمارے تعلیم کا حصول دشوار ہو گا۔ اس زبان میں مختلف علوم و فنون کا بے پناہ ذخیرہ اردو کتب کی صورت میں ہمارے ملک میں موجود ہے۔ چنانچہ

اردو زبان سیکھ کر ہی ان علوم و فنون پر عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ادبی لحاظ سے اردو انتہائی باثروت زبان ہے نہ صرف یہ کہ اس کا کلاسیکی ذخیرہ بے حد وسیع ہے بلکہ ادب کے جدید ترین تجربات بھی اردو میں کامیابی سے جاری ہیں۔ اردو کی اس ادبی وسعت سے دیگر پاکستانی زبانوں کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔

5.5 ثقافتی پہلو

کسی قوم کا ادب اس کی ثقافت کا ترجمان ہوتا ہے۔ ثقافت زندگی کا اظہار ہے جو مادی اور روحانی کارناموں کی صورت میں دنیا اور اہل دنیا کے سامنے آتا ہے۔ ثقافتی کارناموں سے مراد کسی ملک و قوم کی مادی ترقی نہیں بلکہ ایسی اخلاقی، روحانی اور ذہنی ترقی ہے جس کی بنا پر کسی قوم کو دوسری قوم کے مقابلے میں زیادہ شائستہ، متدین اور ذہنی طور پر بلند مرتبہ خیال کیا جاتا ہے۔ جس قوم کا ادب اور دوسرے فنون لطیفہ کا سرمایہ جتنا وسیع ہوتا ہے وہ قوم اسی قدر زیادہ مہذب اور زیادہ متدین خیال کی جاتی ہے۔ پاکستانی قوم غیر معمولی ثقافتی ورثہ کی مالک ہے۔ اس ثقافتی ورثے کا بیشتر حصہ اردو زبان میں ہے جس سے اردو زبان کی وسعت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

5.6 مذہبی اور روحانی پہلو

کسی بھی زبان کی وسعت کا اندازہ جہاں دیگر مختلف پہلوؤں سے لگایا جاتا ہے وہاں مذہبی اور روحانی پہلو بھی بہت اہم ہے۔ اردو زبان کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اردو میں ادبیات کا آغاز صوفیانہ تحریروں سے ہوتا ہے۔ اب صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ اردو میں مذہبی اور روحانی ضروریات کے لحاظ سے بہت سا تحریری ذخیرہ وجود میں آچکا ہے۔ صوفیاء کے اقوال، ملفوظات اور سوانح حیات، سیرت النبی، فقہی مسائل، جہاد اور جنگ، اسلامی سیاسیات، معاشیات اور تہذیب و ثقافت کے حوالے سے اردو میں کئی اعلیٰ پائے کی تحقیقات، علمی اور مذہبی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

5.7 علمی و سائنسی پہلو

اردو میں نہ صرف ہر قسم کے علمی بیان ادا کیے جاتے ہیں بلکہ سائنس، انجینئرنگ اور طب کی تدریس، نصابی اور کتابی ضروریات بھی اس میں پوری کی جاتی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل دہلی کالج، جامعہ عثمانیہ، طیبہ کالج آگرہ، رز کی انجینئرنگ کالج میں تمام تر تعلیم اردو میں دی جاتی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد اکثر جامعات میں پی ایچ ڈی کی

سطح تک اور اردو سائنس کالج کراچی میں خاص طور پر سائنسی مضامین کی تدریس اردو میں کی جاتی ہے۔ مزید برآں ان علوم کی اصطلاحات پر مبنی لغات بھی شائع ہو چکی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو میں علمی و سائنسی کتابوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ صرف حیدر آباد دکن سے شائع ہونے والی علمی سائنسی کتابوں کی تعداد بیس ہزار سے زائد رہی ہے۔ قانون کے موضوع پر اردو میں موجود چار ہزار کے قریب کتابوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے جس سے اردو زبان کی وسعت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔

5.8 صحافتی پہلو

اردو میں قومی اخبارات اور رسائل انگریزی یا علاقائی زبانوں کی نسبت نہ صرف زیادہ شائع ہوتے ہیں بلکہ اہم اخبارات صرف اردو میں شائع ہوتے ہیں جو قومی و بین الاقوامی معاملات پر اپنی صائب رائے رکھتے ہیں۔ اردو زبان میں شائع ہونے والے اخبارات کی تعداد اشاعت لاکھوں میں ہے۔ یہی حال رسالوں اور جرائد کا ہے۔ اردو میں نہ صرف ہفت روزے اور ماہنامے کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں بلکہ اہم علمی جرائد بھی شائع ہوتے ہیں جو اپنے علمی مقام کے لحاظ سے دنیا کے کسی بھی جریدے کے ہم پلہ ہیں۔ اردو صحافت کا حلقہ قارئین بے حد وسیع ہے۔ اس میں ہر عمر، تجربے اور تعلیم کے افراد شامل ہیں۔ اردو صحافت کے اس پہلو سے اردو زبان کی وسعت ابلاغ اور دائرہ اثر کے وسیع تر ہونے کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

5.9 اہم نکات

- 1- اردو زبان دنیا کی اہم زبانوں کے سرچشموں سے سیراب ہوئی ہے۔ اس زبان میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔
- 2- اردو ایک مکمل زبان ہے اور ہر قسم کے جذبات، احساسات اور نظریات کو انتہائی موثر انداز میں پیش کر سکتی ہے۔
- 3- اردو اپنی ساخت کے اعتبار سے ایک پیوندی زبان ہے۔
- 4- اردو ایک ایسی زبان ہے جس نے بیرونی زبانوں کے الفاظ اور انداز اظہار کو بہت خوبصورتی سے قبول کیا۔
- 5- اردو ایک بہت آسان اور عام فہم زبان ہے۔ برصغیر کے لوگوں کی اکثریت اس سے بخوبی آشنا ہے۔
- 6- اردو زبان کی بڑی خاصیت یہ ہے کہ یہ پاکستان کی قومی زبان ہے اور پاکستان میں اسے بین الصوبائی

- اتحاد کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
- 7- اردو کی خصوصیات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ زبان ذریعہ تعلیم بنے اور سرکاری زبان بننے کی تمام صلاحیتیں رکھتی ہے۔
- 8- تحقیقات و ایجادات کے لیے ضروری ہے کہ غیر زبان سے نجات حاصل کر کے اپنی قومی زبان کو اپنایا جائے۔
- 9- اردو زبان وسعت کے لحاظ سے کسی بھی دیگر ترقی یافتہ زبان سے کم نہیں ہے۔
- 10- اردو زبان کا دائرہ ابلاغ اور دائرہ اثر بہت وسیع ہے۔
- 11- معاشرتی زندگی میں ہر قسم کی ضروریات پورا کرنے کے لیے اردو زبان کافی ہے۔
- 12- اردو زبان کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تمام سیاسی، معاشی، معاشرتی ضروریات کو بدرجہ اتم پورا کرتی ہے۔
- 13- پاکستان میں رہتے ہوئے کامیاب معاشی زندگی گزارنے کے لیے اردو کا سیکھنا ناگزیر ہے۔
- 14- اردو زبان میں موجود علمی و ادبی خزانہ اس کی وسعت اور اہمیت کا آئینہ دار ہے۔
- 15- اردو کو ایک وسیع زبان اس لیے بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ تمام ثقافتیں مذہبی، روحانی، علمی و سائنسی اور صحافتی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

خود آزمائی

سوال 1- مندرجہ ذیل بیانات میں درست یا غلط کی نشاندہی کریں۔ صحیح کے لیے ”ص“ اور غلط کے لیے ”غ“ پر نشان لگائیے۔

- (i) زبان ذہنی بالیدگی میں ایک نمایاں کام انجام دیتی ہے۔ ص/غ
- (ii) زبان تعلیم و تعلم کی راہیں کھولتی ہے۔ ص/غ
- (iii) اگر زبان نہ ہو تو یہ دنیا گنبد بے صدا بن کر رہ جائے۔ ص/غ
- (iv) زبان بنیادی طور پر بول چال کا نام نہیں ہے۔ ص/غ
- (v) زبان کے اظہار کا دوسرا اہم طریقہ تحریر کا ہے۔ ص/غ
- (vi) اردو زبان کو برصغیر میں ہندو عہد حکمرانی کی عظیم یادگار سمجھا جاتا ہے۔ ص/غ
- (vii) قائد اعظم نے اردو زبان کو پاکستان کی قومی اور دفتری زبان قرار دیا۔ ص/غ
- (viii) کسی قوم کی شناخت کے لیے قومی زبان کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ص/غ
- (ix) عاقبت اندیش قوم غیر زبان میں سوچتی، لکھتی، پڑھتی اور بولتی ہے۔ ص/غ
- (x) یقین کیا جائے کہ جلد ہی اردو زبان تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں سرایت کر جائے گی۔ ص/غ

سوال 2- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔

- (الف) قرآن مجید کی پانچ ایسی تفسیروں کے نام بتائیے جو اردو زبان میں لکھی گئی ہوں۔
- (ب) ”تفہیم القرآن“ قرآن مجید کی ایک اردو تفسیر کا نام ہے۔ مفسر کا مکمل نام بتائیے۔
- (ج) مولانا شبلی نعمانی نے سیرت نگاری کے سلسلے میں کون سی کتاب تحریر فرمائی ہے؟ نام لکھیں۔
- (د) اسلامی تاریخ پر لکھی کوئی سی دس کتابوں کے نام لکھیں جو اردو زبان میں موجود ہوں۔
- (ر) اردو ذریعہ تعلیم بننے کے اہل زبان ہے، تعلیمی حوالے سے اس کی پانچ خوبیاں صرف پانچ سطروں میں بیان کریں۔

سوال 3- درست الفاظ کی مدد سے مندرجہ ذیل فقرے مکمل کیجئے۔

- (i) اردو برصغیر پاک و ہند کے ----- تہذیبی سرمایہ ہے۔

- (ii) اردو زبان کا تعلق بڑے۔۔۔۔۔ خاندان سے ہے۔
- (iii) اردو پاکستان کے نظریاتی اور۔۔۔۔۔ اتحاد کی امین ہے۔
- (iv) اردو زبان محض ایک۔۔۔۔۔ نہیں بلکہ یہ ایک مکمل زبان ہے۔
- (v) بقول محمد حسین آزاد اردو نے۔۔۔۔۔ کا دودھ پی کر پرورش پائی ہے۔
- (vi) رام بابو سکسینہ زبان اردو کو۔۔۔۔۔ یا۔۔۔۔۔ کی ایک شاخ گردانتے ہیں۔
- (vii) اردو ایک۔۔۔۔۔ زبان ہے۔
- (viii) اردو زبان کی ساخت بڑی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ ہے۔
- (ix) پاکستان میں اردو کو۔۔۔۔۔ اتحاد کی علامت کہا جاتا ہے۔
- (x) پاکستان کے مختلف جامعات نے اردو زبان کو۔۔۔۔۔ کی حیثیت سے اپنالیا ہے۔
- سوال 4۔ انسانی معاشرے میں زبان کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ مثالوں کی مدد سے اپنے جواب کی وضاحت کریں۔
- سوال 5۔ کسی قوم کی زندگی من حیث القوم کس عناصر پر موقوف ہوتی ہے؟ نیز ان عناصر کا دار و مدار کس حد تک زبان پر ہے۔ مثالوں کے ذریعے واضح جواب دیں۔
- سوال 6۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اردو زبان دینی لحاظ سے کیا اہمیت رکھتی ہے؟ سیر حاصل بحث کریں۔
- سوال 7۔ قومی زبان کا ذریعہ تعلیم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس بات کے حق میں کم از کم دس دلائل مثالوں کے ساتھ پیش کیجئے؟ نیز بتائیے کہ غیر زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں۔
- سوال 8۔ اردو زبان کن خصوصیات کی حامل ہے؟ ہر ایک خصوصیت پر تفصیلاً بحث کریں۔
- سوال 9۔ وہ کون سے پہلو ہیں جنہیں مد نظر رکھتے ہوئے ہم اردو زبان کو ایک وسیع زبان کہہ سکتے ہیں؟ دلائل اور مثالوں کے ساتھ جواب دیجئے۔

6- جوابات

سوال نمبر 1-

(i) ص (ii) ص (iii) ص (iv) غ (v) ص (vi) غ (vii) ص (viii) غ (ix) غ (x) ص

سوال نمبر 3-

(i) مسلمانوں - (ii) لسانی - (iii) جغرافیائی - (iv) بولی - (v) فارسی - (vi) ہندی/بھاشا -
(vii) پیوندی - (viii) سادہ/آسان - (ix) بین الصوبائی - (x) ذریعہ تعلیم

7- کتابیات

- 1- ”پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے“ از پروفیسر ایوب صابر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1985
- 2- ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند“ جلد دوم، مقالہ دینی ادب از پروفیسر خورشید احمد، لاہور، 1971
- 3- ”مسلمانوں کی جدوجہد آزادی“ از ڈاکٹر معین الدین عقیل، مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو زبان، لاہور، 1984-
- 4- ”قاموس الکتب اردو“ دو جلدیں، مرتبہ مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو، کراچی
- 5- ”اردو بحیثیت قومی زبان“، پمفلٹ از پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد
- 6- آئین پاکستان بالخصوص اردو زبان کے بارے میں مشقیں۔
- 7- ”پاکستانی ادب“ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، کورس نوڈ نمبر 426، برائے بی۔ اے
- 8- ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند“ جلد چودہ حصہ 5، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1971-
- 9- ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند“ جلد سات اور نو، اردو کے لسانی پہلو پر مقالے۔
- 10- ”تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند“ خصوصی شمارہ چھٹی اہل قلم کانفرنس، نومبر 1987
- 11- ”قومی زبان اخبارات کے آئینے میں“ شائع کردہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد
- 12- ”قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات“ دو جلدیں شائع کردہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد